Sahibzada Mirza Wasim Ahmad, Amir Jamaat, India, in company of three kings from Africa who came to attend the Ahmadiyya International Jalsa Salana, 2001

Listening to Imam Syed Shamshad Nasir on the topic of Islam, the Religion of Peace and Tolerance, at the Unaitarian Universalist Church, Silver Spring, MD, on November 11, 2001

INTERFAITH CONFERENCE ON WORLD PEACE

An interfaith Conference on World Peace was held at Penn State University, York campus, on October 28, 2001. Among the speakers at the conference were:

Rabbi Irwin Goldenberg .... Temple Beth Israel

Rev. Robert Renjilian, ... Unitarian Iniversalist Church

Imam Azhar Haneef,.... Missionary, Ahmadiyya Movement in Islam, Southeast Region

Mr. Yasin Sharif made the concluding remarks.

A pictorial record of the gathering is illustrated on this pages and , of the Urdu section.

Misionary Azhar Haneef, speaking at the conference

Rev. Robert Renjilian speaking at the conference

QUESTIONS FROM THE AUDIENCE AT THE INTER-FAITH CONFERENCE ON WORLD PEACE

SECTIONS OF THE AUDIENCE AT THE RELIGIOUS FOUNDERS DAY CONFERENCE

RELIGIOUS FOUNDERS DAY CONFERENCE: GUESTS RECEIVE SOME LITERATURE
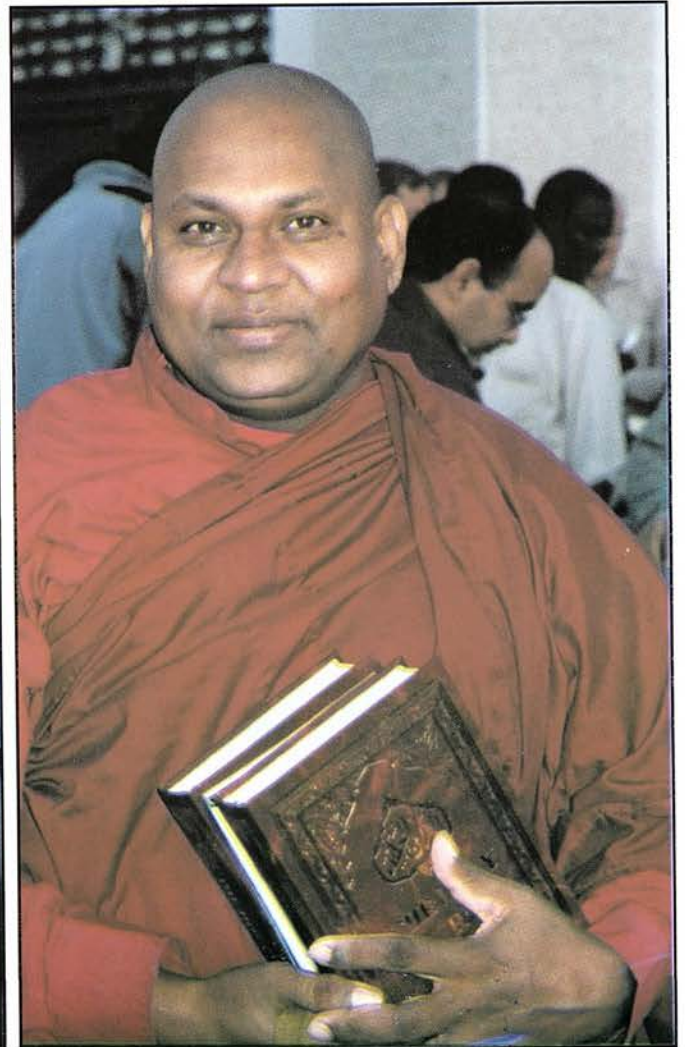
RELIGIOUS FOOUNDERS DAY: FOOD BEING SERVED

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾
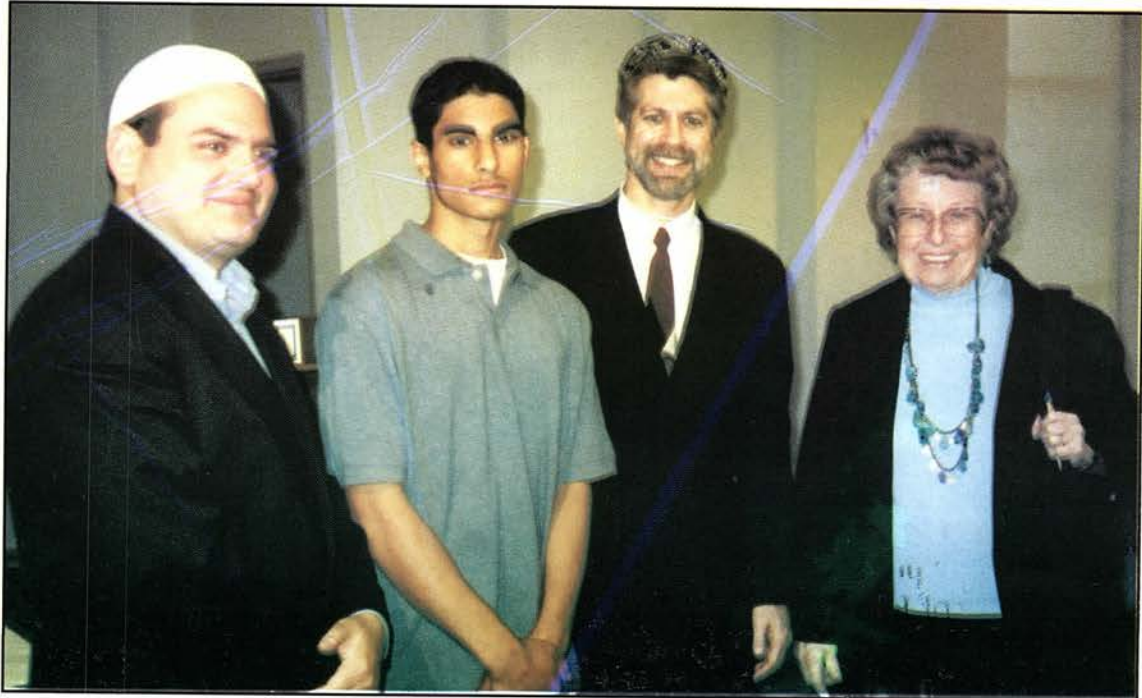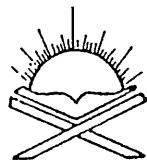
۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ﴿۲﴾

۲۔ یقیناً ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی ہے۔

لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ﴿۳﴾

۳۔ تا کہ اللہ تجھے تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش بخش دے اور تجھ پر اپنی نعمت کو کمال تک پہنچائے اور تجھے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔

وَّ یَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ﴿۴﴾

۴۔ اور اللہ تیری وہ نصرت کرے جو عزت اور غلبہ والی نصرت ہو۔

ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ

۵۔ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینت اتاری تا کہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں مزید

دسمبر ۲۰۰۱ء

فتح ۱۳۸۰ ہش

فہرست مضامین

نگران صاحبزادہ مرزا مظفر احمد
امیر جماعت احمدیہ امریکہ
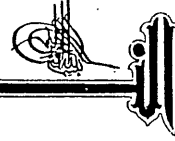
ایڈیٹر
سید شمشاد احمد ناصر

إِيْمَانِهِمْ ۗ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٥﴾

بڑھیں۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۗ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٦﴾

٦۔ تاکہ وہ مومنوں اور مومنات کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ اور وہ اُن سے اُن کی برائیاں دور کر دے۔ اور اللہ کے نزدیک یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۗ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۗ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٧﴾

٧۔ اور تاکہ وہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر بدگمانی کرتے ہیں۔ مصائب کی گردش خود انہی پر پڑے گی اور اللہ ان پر غضبناک ہے اور ان پر لعنت کرتا ہے اور اس نے ان کے لئے جہنم تیار کی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٨﴾

٨۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿٩﴾

٩۔ یقیناً ہم نے تجھے ایک گواہ اور بشارت دینے والے اور ڈرانے والے کے طور پر بھیجا۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ۗ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿١٠﴾

١٠۔ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۗ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١﴾

١١۔ یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اُس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

☆ یہ سورت صلح حدیبیہ سے واپسی پر مدینہ میں نازل ہوئی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تیس آیات ہیں۔ پچھلی سورت میں مسلمانوں کو واضح الفاظ میں انتم الاعلون کہہ کر بشارت دی گئی تھی کہ فتح ان کا مقدر ہے۔ اس سورت کے آغاز میں رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا ہے کہ صلح حدیبیہ آپ کی ایک عظیم سیاسی فتح ہے جو آئندہ فتوحات کا پیش خیمہ ہے۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَیْہِ یَدَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا خَائِبَیْنِ

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ! بڑا کریم اور سخی ہے ۔جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے۔ تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدقِ دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ ردّ نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰی ۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں ۔ تقویٰ اور عفت مانگتا ہوں ۔ مجھے فارغ البالی عطا کر اور ہر دوسرے سے بے نیاز کر دے۔

۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَۃِ فَاَذِنَ لِیْ وَقَالَ: لَا تَنْسَنَا یَا اُخَیَّ مِنْ دُعَائِکَ ۔ فَقَالَ کَلِمَۃً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِھَا الدُّنْیَا۔

(ترمذی کتاب الدعوات ، مسند احمد ص۲۹ ، ص۵۹) ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لیے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی ۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا ۔ میرے بھائی ! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا ۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے حضورؐ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حَتّٰی یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ: مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ وَمَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ہمارا ربّ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں ! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں ! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اسکو بخش دوں !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہی ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص 336)

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دعاؤں میں قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دعاؤں کے لئے بھی ایک وقت جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے۔ اس وقت میں خصوصیت ہے۔ وہ دوسرے اوقات میں نہیں۔ اسی طرح پر دعا کے لئے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص309)

ایک تو رات کے تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ کوئی کیسا ہی ہو تین بجے اٹھنے میں اس کے لئے ہرج نہیں۔ اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اٹھے تو اس وقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت دعا کے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص283)

ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے۔ صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے۔ جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے۔ مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔

(ملفوظات جلد سوم ص132)

دردوں سے نجات کی دعا

حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ نے آنحضرت ﷺ سے جسم میں دردوں کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو۔ اور تین بار بسم اللہ پڑھو۔ پھر سات مرتبہ یہ دعا کرو۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ وَقُدرَتِہٖ مِن شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس شر سے جو مجھے لاحق ہے اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب وضع یدہ)

1400 سال پہلے جو دین کامل ہوا تھا اب اس دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا ہمارے سپرد کیا گیا ہے

جماعت کی صداقت کا ایک بڑا نشان یہ ہے کہ یہ مخالفت کے باوجود بڑھتی ہے۔

انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور نے مسجد فضل لندن میں 9 اپریل 1999ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیت کریمہ تلاوت کی۔

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۗ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۗ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞

(سورۃ المائدہ 5 : 4)

اس آیت کا ترجمہ بیان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں جو کفار کی مایوسی کا ذکر ہے اس میں دو پہلو ہیں جو خاص طور پر پیش نظر رہنے چاہئیں۔ اول تو یہ کہ جب دین کامل ہوگیا تو اس سے پہلے جو وہ دین میں تغیر و تبدل کی کوششیں کر رہے تھے اس میں وہ کلیتہً ناکام ہوگئے اور سمجھ لیا کہ ہم اس دین کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور جب وہ دلائل کے میدان میں مایوس ہوگئے تو پھر مخالفت میں بہت بڑھ گئے۔ کینہ توزی اور اس کے نتیجہ میں طرح طرح کے فساد کے جال پھیلانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ اس پر فرمایا کہ ان سے نہیں ڈرنا بلکہ مجھ سے ڈرنا ہے۔ فلا تخشوھم واخشون اور جتنا مجھ سے ڈروگے اتنا ہی ان کے خوف سے آزاد ہوتے چلے جاؤ گے۔

حضور ایدہ اللہ نے دین کو کامل کرنے اور نعمت کے اتمام کا مفہوم واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ کمال دین شریعت سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی شرعی لحاظ سے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ یا بڑے سے بڑا پہلو نہیں رہا جسے قرآن کریم نے بیان نہ کر دیا ہو۔ اور نعمت سے مراد نبوت ہے اور نبوت کا فیض ہے۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نعمت جس حد تک بھی تمام کی جا سکتی تھی وہ درجہ کمال تک پہنچ گئی۔ اس نعمت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب دنیا میں بانٹا ہے اور آج بھی چاہیں تو اس نعمت کو پا سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کریمہ کے تعلق میں بعض احادیث نبویہ بھی پیش فرمائیں۔ ایک دفعہ کسی یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ یہ آیت

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا"

اگر ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں وہ دن اور وہ جگہ یاد ہے جس میں یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری تھی۔ وہ جمعہ کا دن تھا اور آپؐ عرفات میں کھڑے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جواب میں اسے بتا دیا کہ جمعہ بھی ہمارے لئے عید ہی کا رنگ رکھتا ہے اور پھر عرفات کا دن ویسے بھی عید کا دن ہے گویا ہمیں دوہری عید نصیب تھی۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے ایمان کا مزا چکھ لیا جو اللہ پر بطور رب راضی ہو اور اسلام پر بطور دین کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بطور نبی کے راضی ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ پر بطور رب راضی ہونے کا مطلب ہے کہ اس کے سوا کسی اور کو رب نہ بنانا۔ ربوبیت کا ایک معنیٰ مادی ربوبیت سے بھی متعلق ہے۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ اگر کامل ربوبیت خدا کی طرف منسوب کرتے ہو تو پھر اس پر قائم رہنا اور غیر اللہ کو اپنا کفیل نہ بنانا۔ اس کا دوسرا پہلو دینی ہے یعنی جب خدا نے ایسی ربوبیت کی ہے کہ کبھی کسی اور مذہب کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ تمام دینی ضرورتوں کو اس طرح پورا کرنے والا ہو تو پھر اسی پر راضی رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات اور ارشادات بھی اس سلسلہ میں پیش فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ وہی زمانہ ہے جو

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا"

(باقی صفحہ ۳۸ پر)

(انٹرنیشنل جلسہ سالانہ منعقدہ منہائم (جرمنی) ۲۰۰۱ء
کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب)

(منہائم (جرمنی) ۲۵ر اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر جلسہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر پر گزشتہ ایک سال میں نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا تذکر فرمایا۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ بعدازاں حضور ایدہ اللہ خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ النصر کی حسب ذیل آیات تلاوت کیں:

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا .فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ . اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾(سورۃ النصر)

پھر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

جیسا کہ اس سورت کی تلاوت سے اور نظم کے مضمون سے احباب کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ آج خدا کے بیشمار فضلوں کو گننے کی کوشش کا دن ہے۔ وہ فضل گنے تو نہیں جا سکتے۔ وہ بارش کی طرح آسمان سے نازل ہوتے ہیں مگر آج ایک حقیر سی کوشش ہے۔ پہلے اس سے مضمون کچھ لمبا ہو جایا کرتا تھا اور اس لئے میں نے اس کو دو حصوں میں اس طرح تقسیم کر دیا کہ ایک حصہ قمر صاحب نے بیان کیا اور ایک مولوی منیر الدین صاحب شمس نے۔ تو اس لئے میرا کام آج نسبتاً چھوٹا ہو گیا ہے مگر پھر بھی بہت لمبا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ اس مضمون کا حق ادا کر سکوں۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 174 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ ۱۹۸۴ء میں، میری عارضی ہجرت کے وقت اُن ممالک کی تعداد جن میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی تھی اکانوے تھی۔ ان سترہ سالوں میں جبکہ مخالف دشمن نے جماعت کو نابود کرنے کے لئے پورا زور لگایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تراسی نئے ممالک احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔ امسال جو نئے ممالک احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں:-(۱) وینزویلا، (۲) سائپرس، (۳) مالٹا، (۴) آذربائیجان۔

وینزویلا (Venezuela)

اس ملک میں جماعت کے قیام کی ذمہ داری گیانا جماعت پر ڈالی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ انہیں مرکز کی طرف سے خط ملا کہ آپ نے اس ملک میں جماعت کا قیام کرنا ہے۔ اور خط ملنے سے پہلے ان کو کوئی تجربہ نہیں تھا۔ نہ زبان کا، نہ یہ خیال کہ کیسے ہم اس نئے ملک میں جا کر کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ دیر کے بعد وینزویلا کے ایک شخص نے بیعت کی جو دس سال وینزویلا میں مقیم رہ چکے تھے اور وہاں کی زبان پر بھی ان کو پورا عبور حاصل تھا۔ چنانچہ یہ صاحب ہمارے مبلغ الحسن بشیر صاحب کے ساتھ وینزویلا کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اور اس سفر کے دوران پچیس افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ یہاں باقاعدہ صدر جماعت کا اور مالی نظام کا تقرر ہو چکا ہے۔

سائپرس (Cyprus)

نئے ممالک میں احمدیت کو پھیلانے میں جماعت احمدیہ جرمنی نے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ قبل ازیں یہ نو ممالک میں جماعت قائم کر چکے ہیں۔ یہ دسواں ملک ہے جہاں امسال انہوں نے جماعت ترکی کے ساتھ مل کر کامیابی حاصل کی ہے اور 9 بیعتوں کے ساتھ جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہاں بھی باقاعدہ صدر جماعت مقرر کر کے نظامِ جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ جماعت ترکی اگرچہ چھوٹی جماعت ہے لیکن سائپرس میں جماعت کے قیام میں انہوں نے غیر معمولی محنت سے کام لیا ہے۔

مالٹا (Malta)

یہ گیارھواں ملک ہے جہاں جماعت احمدیہ جرمنی کو احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی ہے۔ یہاں امسال انہوں نے دو تبلیغی وفود بھجوائے جنہوں نے مالٹا پہنچ کر سات مختلف شہروں میں تبلیغی میٹنگز کیں اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ملک کی بڑی لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا۔ یہاں تبلیغی پروگراموں کے دوران اللہ کے فضل سے چار افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

آذر بائیجان (AZERBAIJAN)

آذر بائیجان میں بھی احمدیت کا پودا لگانے کی سعادت جماعت جرمنی کو عطا ہوئی ہے۔ جرمنی سے جلال شمس صاحب نے اس ملک کا دورہ کیا۔ وہاں پہنچ کر مختلف لوگوں سے رابطے کئے اور سوال و جواب کی مجالس ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور اس سفر کے دوران اُن کو دس بیعتیں عطا ہوئیں اور آذر بائیجان میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

اس کے علاوہ چھوٹی چھوٹی کامیابیاں ٹرینیڈاڈ کے ہمسایہ ممالک Bahamas اور St.Kits-Nevis میں ہو چکی ہیں لیکن وہ مختصر کامیابیاں ہیں۔ ان کی تفصیل میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں۔

نئے ممالک میں نفوذ کے ساتھ دنیا بھر میں مساجد اور تبلیغی مراکز کی تعمیر

مساجد اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں افریقہ، انڈونیشیا اور ہندوستان کی جماعتیں سب دنیا پر سبقت لے گئیں۔ ان ممالک میں چھوٹی چھوٹی مساجد اور ساتھ تبلیغی و انتظامی مراکز پر بہت کم خرچ آتا ہے۔

افریقہ کے ایسے ممالک میں، جہاں اللہ کے فضل سے جماعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے، نئی مساجد کی تعمیر اور آبادی کا جو منصوبہ انہیں دیا گیا تھا، وہ بڑی کامیابی سے جاری ہے۔ جو مساجد بنی بنائی عطا ہو رہی ہیں، اُن کی ضروری مرمت اور رنگ و روغن وغیرہ کی طرف بھی توجہ دی جا رہی ہے۔ مساجد کی تعمیر میں مقامی جماعتیں وقار عمل کے ذریعہ خدمت کی توفیق پاتی ہیں۔ عورتیں، بچے، جوان، بوڑھے بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ مسجدوں کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں۔

مغربی ممالک میں مساجد کی تعمیر اور تبلیغی مراکز کے قیام کا پروگرام

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امریکہ میں ایسے تبلیغی مراکز کی تعداد ۳۶ ہے اور کینیڈا میں ۱۰ ہے۔ امریکہ میں امسال شکاگو میں مسجد کی تعمیر کی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ ورجینیا میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں نقشہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ ہیوسٹن میں مسجد اور تبلیغی مرکز کی تعمیر پر کام شروع ہو چکا ہے۔ کولمبس اوہائیو میں جماعت امریکہ نے ساڑھے چھ ایکڑ پر مشتمل ایک قطعہ زمین خریدا ہے جس پر ایک عمارت پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔ فلاڈلفیا کے علاقے میں ساڑھے چار ایکڑ کا پلاٹ، جس پر ایک عمارت تعمیر شدہ ہے، اس کی خریداری کا آخری مرحلہ طے ہونے والا ہے۔

جرمنی میں یکصد مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت اس وقت تک دس مقامات پر مسجد کے لئے قطعات خریدے جا چکے ہیں۔ جرمنی میں یکصد مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کے متعلق اس سے پہلے بات ہو چکی ہے۔ مَیں نے عرض کیا تھا کہ یکصد مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں یہ کوشش نہ کریں کہ بہت بڑی بڑی جگہیں ہاتھ میں آئیں۔ مسجد بنی چاہئے اور چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے گرد مسجدیں بن جائیں۔ ایسی جگہوں پر مسجدیں بن جائیں جہاں چھوٹی چھوٹی جماعتیں ارد گرد ہوں تو ہمارا مساجد کا منصوبہ پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن جماعت جرمنی کے جوش اور ولولے نے زیادہ بڑی بڑی اور عظیم الشان مسجدیں بنانے کی کوشش کی ہے جس کے نتیجے میں نسبتاً بہت کم کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سال ختم ہونے والا ہے اور صرف فرینکفرٹ میں جو جماعت کو کامیابی ہوئی ہے وہ آپ جانتے ہیں۔ اس دفعہ مَیں وہاں ٹھہرا ہوں۔ اللہ کے فضل سے نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔

جماعت احمدیہ انگلستان نے بھی مساجد کی تعمیر کے پروگرام پر عمل درآمد شروع کیا ہے۔ بریڈفورڈ میں گزشتہ سال جو قطعہ زمین خریدا گیا تھا، اس پر مسجد بنانے کی باقاعدہ اجازت مل چکی ہے۔ امسال انہوں نے ہارٹلے پول شہر کے وسط میں ایک ایکڑ قطعہ زمین مسجد کی تعمیر کے لئے خریدا ہے۔

البانیہ میں ہماری پہلی مسجد اور تبلیغی مرکز کی تعمیر کا منصوبہ آخری مراحل میں ہے اور انشاءاللہ اس سال یہ تعمیر ہو جائے گی۔

نیوزی لینڈ جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے۔ یہاں دورانِ سال جماعت کو اپنے پہلے تبلیغی مرکز اور مسجد کے لئے ایک وسیع عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ اس کا نام "بیت المقیت" رکھا گیا ہے۔

بینن (BENIN)

بینن! جہاں گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تاریخ ساز کامیابیاں نصیب ہوئی تھیں اور انہیں آٹھ لاکھ سے زائد بیعتیں پیش کرنے کی توفیق ملی تھی۔ امسال بھی کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری رہا ہے اور انہوں نے مجموعی طور پر بارہ لاکھ تین ہزار اٹھانوے بیعتیں پیش کرنے کی توفیق پائی ہے۔ دورانِ سال ایک سو بیاسی (۱۸۲) مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور الحمدللہ کہ تمام مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ ایک سو تراسی (۱۸۳) مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ اٹھارہ (۱۸) انہوں نے تعمیر کی ہیں اور ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

گزشتہ سال تک احمدیت میں شامل ہونے والے Kings کی تعداد ۳۹ (انتالیس) تھی۔ امسال مزید اٹھارہ (۱۸)

احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور اب احمدی Kings کی کُل تعداد ۵۷ (ستاون) ہو چکی ہے۔ بینن کے دو بادشاہ King of Paraku اور King of Alada جو گزشتہ سال جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے، امسال بھی اس جلسہ میں شامل ہیں۔ ایک خوشخبری یہ بھی ہے کہ بینن کے تمام بادشاہوں نے مل کر King of Paraku کو اپنا پریذیڈنٹ منتخب کیا ہے اور King of Alada کو وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا ہے۔

دورانِ سال احمدیت قبول کرنے والے بادشاہوں میں ایک King of Gommey ہیں جن کا تعلق Bariba قوم سے ہے۔ یہ قوم بینن میں سب سے زیادہ ہے۔ یہ بادشاہ نارتھ کے کنگز کی یونین کے سیکرٹری ہیں اور Bariba کلچر اور زبان کے صدر ہیں۔ بیعت کے فوراً بعد ایک ہزار فرانک سیفا چندہ بھی ادا کیا۔ جب انہوں نے میرے ساتھ کنگ آف پاراکو اور کنگ آف الاڈا کا جلسے پر ملاقات کا حال ویڈیو میں دیکھا تو پُر جوش ہو کر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ ایک دن آئے گا کہ مَیں بھی یہاں ہوں گا اور میرا ہاتھ خلیفۃ المسیح کے ہاتھ میں ہوگا۔

بینن کے ایک اور اہم عیسائی بادشاہ کنگ آف ڈاسا (Dassa) نے احمدیت قبول کی ہے۔ انہیں کنگ آف پورتو نووو (Portonovo) نے تبلیغ کی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے شکوہ کیا کہ "کنگ آف پراکو" اور "کنگ آف الاڈا" اتنا کام کررہے ہیں، آپ میرے پاس دیر سے کیوں آئے ہیں۔ مَیں بھی اتنا کام کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے جہاں کہیں گے، مَیں وہاں آجاؤں گا، صرف ایک فون کر کے دیکھیں۔ بینن کے تمام کنگز کی جنرل اسمبلی اِن کے علاقہ Dassa میں ہے اور یہ کنگ کی اسمبلی کے وزیرِ خزانہ ہیں۔ اس طرح بینن کی بادشاہت کے اہم ترین ستون احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

حافظ احسان سکندر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب اپریل میں ہم کنگ آف الاڈا کو ملنے گئے تو ان کے محل کی خوبصورتی دیکھ کر حیران رہ گئے جب کہ پہلے ان کا محل اتنا خوبصورت نہیں تھا اس پر کنگ نے کہا کہ یہ سب تبدیلی جو آپ نے دیکھی ہے یہ خلیفۃ المسیح سے ملنے کے نتیجے میں ہے۔ کیونکہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اللہ آپ کو روحانی ترقی بھی دے گا اور دنیاوی ترقی بھی دے گا۔ مَیں اُن کی دُعا کی طاقت کا اثر محسوس کر رہا ہوں کیونکہ صرف ایک سال کے عرصے میں جب سے میں خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں میرے تمام دشمن، میرے دوست بن گئے ہیں اور اللہ میری تمام مشکلات حل کرتا جارہا ہے۔

کنگ آف الاڈا (KING OF ALLADA) بیان کرتے ہیں کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھی جو خلیفۃ المسیح نے مجھے دی تھی وہ میں نے ایک دفعہ بھی نہیں اُتاری اور مسلسل پہننے کی وجہ سے میری اُنگلی کچھ خراب ہوگئی۔ ڈاکٹر نے کہا یا تو اُنگلی کٹوالو یا پھر انگوٹھی کٹوالو کیونکہ انگوٹھی اُتارتے ہوئے بہت تکلیف ہوتی تھی اور وہ اُتر نہیں رہی تھی۔ اب انگوٹھی تو میں نہیں کٹوانا چاہتا تھا کیونکہ ڈر تھا کہ کہیں برکتیں کم نہ ہو جائیں اور یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اُنگلی کٹوالوں۔ آخر میں نے جائے نماز بچھایا اور دعا کی: اے خلیفۃ المسیح کے خدا! انہوں نے مجھے یہ انگوٹھی پہنائی ہے اور میں اسے کاٹنا نہیں چاہتا کہ کہیں برکتیں کم نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد میں نے TRY کی تو انگوٹھی آرام سے اُتر گئی اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے اُنگلی کا علاج وغیرہ کردیا۔

King of Alladaکی Queenکی اعجازی شفا کا واقعہ

یہ کنگ خود بیان کرتے ہیں: میری بیگم یعنی Queen بہت زیادہ بیمار ہوگئیں اور سانس بہت مشکل آنے لگا اور پھر بے ہوش ہو گئیں۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ حالت ٹھیک نہیں ہے اور کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ میں بہت پریشان ہوا اچانک میرے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کا خیال آیا جو خلیفۃ المسیح نے مجھے عنایت فرمایا تھا۔ اور میری کوئین کے کمرے میں وہ فریم میں موجود تھا۔ میں نے وہ فریم لیا اور اپنی کوئین کے سینے پر رکھ دیا اور خود جائے نماز پر بیٹھ کر ساری رات دعا کرتا رہا کہ اے مسیح موعودؑ کے خدا جس کا یہ کپڑا ہے تو میری Queen کو شفا عطا فرما۔ میں دعا کرتا رہا اور وہ کپڑا مسیح موعود کی برکتوں والا میری کوئین (Queen) کے سینے پر پڑا رہا۔ جب میں دعا سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ Queen نے آنکھیں کھول لی ہیں اور وہ بالکل ٹھیک ٹھاک پہلے کی طرح صحت مند تھی۔ ڈاکٹروں نے دیکھا تو حیران ہوگئے کہ یہ کیسے ہوگیا ہے۔ کہنے لگے کہ یہ تو معجزہ ہے یہ تو ٹھیک ہو نہیں سکتی تھیں۔ میں نے کہا میرے خدا میں کتنی طاقت ہے اور اس کپڑے میں کتنی برکت ہے۔

الٰہی نوشتہ پورا ہوا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلافِ الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب اے

مولویو! اے بخل کی سرشت والو! اگر طاقت ہے تو خدا تعالیٰ کی ان پیشگوئیوں کو ٹال کر دکھلاؤ۔ ہر یک قسم کے فریب کام میں لاؤ اور کوئی فریب اٹھا نہ رکھو۔ پھر دیکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی"۔

(تبلیغ رسالت۔ جلد دوم۔ صفحہ ۹۲)

بینن اور ہمسایہ ملک نائیجر کے مابین آٹھ سو باسٹھ کلو میٹر کی ایک مشترکہ HIGH WAY ہے۔ جو ملک کے ساؤتھ سے نارتھ کی طرف جاتی ہے۔ اس ہائی وے کا ۵۷۶ کلو میٹر کا حصہ بینن میں ہے اور بقیہ ۲۸۶ کلو میٹر نائیجر میں ہے۔ امیر صاحب بینن نے یہ خوشخبری دی ہے کہ ہائی وے کے دونوں اطراف 328 شہر، قصبات اور دیہات آباد ہیں اور اللہ کے فضل سے ان سب میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد بارہ لاکھ ترانوے ہزار ۸۲۰ ہے۔ ۳۲۸ جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اور اس علاقہ میں ۲۲۸ چیفس اور KING احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ ۲۳۷ مساجد اپنے اماموں کے ساتھ احمدیت کو عطا ہوئی ہیں۔

بارش کا اعجازی نشان
چار ہزار افراد کی بیعت

حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن لکھتے ہیں کہ ذوگوپن تروسی (ZOUGOU PANTROUSSI) نامی گاؤں میں جب ہمارا وفد تبلیغ کیلئے پہنچا تو لوگوں نے ہمارا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے طفیل ہمیں کوئی تازہ نشان دکھائے تا ہمارے دل مضبوط ہوں۔ انہوں نے ہمارے معلم بشابی محمد صاحب سے کہا کہ تم دعا کرو کہ اللہ ہمیں بارش دے۔ ہم تین ہفتوں سے بارش کے منتظر ہیں اور یہ جون کا مہینہ ہے اور ہمیں بارش کی سخت ضرورت ہے اگر دس دن کے اندر بارش ہو گئی تو پھر ہم احمدیت قبول کر لیں گے۔

معلم بشابی محمد نے اسی وقت ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی "اے اللہ تو ان کو اپنا عرفان دے اور ان کو آگاہ کر دے کہ تو ساری طاقتوں والا قدیر خدا ہے اور ان لوگوں نے تجھ سے دس دن کے اندر بارش مانگی ہے مگر میں تجھ سے آج ہی مانگتا ہوں نہ کہ کل"۔ دعا کے بعد ہمارا تبلیغی وفد دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا کہ آسمان پر ہر طرف بادل ہی بادل اُمنڈ آئے اور بارش شروع ہو گئی اور تین گھنٹے مسلسل بارش جاری رہی۔ اس معجزہ کو دیکھ کر ہم سب خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے۔ اس نشان کو دیکھ کر امام صاحب ہمارے معلم کے پاس آئے اور کہا خدا کی قسم آپ لوگ خدا کے بندے ہیں۔ یہ کہہ کر امام صاحب ہر طرف گئے اور لوگوں سے کہا کہ یہ لوگ خدا والے ہیں جو آج اس گاؤں میں آئے ہوئے ہیں۔ اور اُسی روز رات ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار ہزار افراد نے بیعت کر لی۔

امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں کہ تیک پارو (TEKPAROU) نامی گاؤں میں ایک بادشاہ نماز نہیں پڑھتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ کبھی نماز نہیں پڑھے گا جب ہم تبلیغ کے لئے وہاں گئے تو امام صاحب نے مطالبہ کیا کہ کچھ ایسا کریں کہ بادشاہ نماز کیلئے آجائے۔ اس پر ہم بادشاہ کے محل میں گئے اور اُسے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا اور بتایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نماز کے قیام کی سختی سے تلقین کی ہے۔ الحمد للہ کہ جب اُسے تبلیغ کی اور نصائح کیں تو اُس نے ساری بات سننے کے بعد کہا کہ آپ کی باتیں سننے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ کا اسلام اُس اسلام سے بہتر اور اچھا ہے جو دوسرے لوگوں کا ہے کیونکہ ان لوگوں نے مجھے ہمیشہ عذاب قبر یا سزا کی باتیں بتائی ہیں جبکہ آپ نے اسلام کو امن کے پیغام کے طور پر میرے سامنے رکھا ہے۔ اس لئے میں آج تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی نماز نہ چھوڑوں گا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بادشاہ اپنے چھ ہزار سے زائد لوگوں کے ہمراہ احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں کہ یااوئی (YAOUI) کے علاقہ میں جب ہمارا وفد تبلیغ کے لئے پہنچا تو سب گاؤں والوں نے ہماری باتوں کی تائید کی مگر وہاں کے معلم نے ہماری سخت مخالفت کی۔ اور اس معلم کی مخالفت کی وجہ سے اس گاؤں میں کوئی بیعت نہ ہوئی۔ ہم وہاں سے واپس لوٹے مگر دعا کرتے رہے کہ اے اللہ تو ہی دلوں کو پھیرنے والا ہے ان کے دلوں کو پھیر دے۔ اس واقعہ کے تین ماہ بعد اس معلم نے رؤیا میں دیکھا کہ اسے کہا گیا کہ تم بیعت فارم پر دستخط کر دو ورنہ خدا کی برکات سے محروم ہو جاؤ گے۔ اس خواب کے بعد اُس نے ہماری تلاش شروع کر دی۔ اپنے گاؤں سے ساٹھ کلو میٹر پیدل چل کر ایک دوسرے گاؤں میں احمدی معلم کے پاس پہنچا۔ اور اپنا خواب سناتے ہوئے کہنے لگا کہ میری بیعت لے لو اور میرے گاؤں چلو۔ اس پر ہمارے معلم نے کہا کہ تمہاری بیعت سب لوگوں کے سامنے لیں گے۔ چنانچہ ہمارا وفد اس کے گاؤں پہنچا تو سارے گاؤں نے جو سات ہزار کی تعداد میں تھے اپنے معلم کے ہمراہ بیعت کر لی۔

امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں کہ: بینن کے نارتھ میں ایک گاؤں OKOUNFO (اوکن فو) ہے۔ وہاں دو لوکل معلمین تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ سارا گاؤں عیسائی ہے اور صرف ایک ہی مسلمان ہے اور وہ اکیلا ہی اذان

دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ ہمارے یہ دونوں معلمین یہاں کے KING کو ملنے اس کے محل چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو محل کے درباریوں نے ان کو روک لیا اور آنے کا مقصد پوچھا۔ ان کے بتانے پر انہوں نے کہا کہ وہ تو عیسائی ہے اور اسلام کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس لئے ہم آپ کو ملنے نہیں دیں گے۔ اس پر معلمین نے کہا کہ اگر بادشاہ خود ہمیں ملنے سے انکار کر دے گا تو ہم واپس چلے جائیں گے۔ آخر اسے پیغام بھجوایا گیا KING نے شام کو ملنے کیلئے وقت دے دیا۔ دورانِ ملاقات بادشاہ کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ یہ باتیں سُن کر KING نے کہا کہ اسلام کے متعلق میرے ذہن میں جو اعتراضات تھے وہ سب دور ہو گئے ہیں۔ نیز اس نے بتایا کہ آپ کا یہاں آنا معجزہ ہے کیونکہ میرے گاؤں کے سب لوگ عیسائی ہیں لیکن یہ جب بھی کھانے کے لئے کوئی سؤر لاتے ہیں تو وہ گاؤں میں پہنچتے ہی مر جاتا ہے۔ یعنی یہ ایک پاکیزہ گاؤں ہے۔ اس نے ہمارے وفد کو اگلے ہفتے پھر ملاقات کا وقت دیا۔ مقررہ دن معلمین اس سے ملنے کیلئے گئے تو اس ملاقات میں اسے احمدیت کی تبلیغ کی گئی اور نظامِ جماعت کے متعلق سمجھایا گیا۔ بادشاہ نے یہ باتیں بڑے غور سے سنیں۔ آخر پر اسے قبول احمدیت کی دعوت دی گئی۔ KING نے کہا کہ جو باتیں آپ نے کہی ہیں وہ تو سب دُرست اور صحیح ہیں اور مجھے پسند آئی ہیں۔ مگر قبولِ احمدیت کیلئے مجھے اپنے درباریوں اور وزیروں سے مشورہ کرنا ہوگا۔ لہٰذا آپ اگلے منگل کو آجائیں۔ اس دوران تمام احبابِ جماعت کو دعاؤں کی تلقین کی گئی۔ صدقہ بھی دیا گیا اور مجھے بھی انہوں نے دعا کیلئے لکھا۔ چنانچہ منگل کے روز ہمارے یہ معلمین جب KING کو ملنے کیلئے پہنچے تو اس کے درباریوں نے راستہ میں روک لیا کہ ہم تمہیں ہرگز KING سے ملنے نہیں دیں گے۔

اس پر ہمارے وفد نے کہا کہ آج ہم ضرور KING کا فیصلہ سُن کر ہی جائیں گے۔ درباریوں نے جب سختی کی تو ہمارے معلمین پولیس کی مدد سے KING کے محل میں پہنچے تو وہ سب درباریوں اور وزیروں سمیت انتظار کر رہا تھا۔ ہمارے وفد نے کہا ہم آج آپ کا فیصلہ سننے کیلئے آئے ہیں۔ اور بتایا کہ آپ کیلئے دعا کے واسطے ہم نے اپنے خلیفہ صاحب کو بھی خط لکھا ہے۔ لہٰذا آج ہمیں بڑی کامیابی کی امید ہے۔ KING اپنی پوری وجاہت کے ساتھ تمام درباریوں کے سامنے کھڑا ہوا اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اُس نے کہا کہ میرا یہ فیصلہ ہے کہ میں آج سے مسلمان ہوں اور مجھے اسلام پسند ہے اور میں عیسائیت سے توبہ کرتا ہوں۔ خدا میرے گناہ بخش دے۔ نیز آج سے میرا اسلامی نام عبدالسلام ہے اور اس نے باآواز بلند کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ پھر اپنے درباریوں اور وزیروں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا کہ میرا فیصلہ تو آپ سب نے سُن لیا ہے مگر اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ میں سے کون کون میرے ساتھ ہے۔ سب درباریوں اور وزیروں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم اپنے کنگ کے پیچھے ہیں۔ اگر ہمارا کنگ مسلمان ہو گیا ہے تو آج سے ہم سب بھی مسلمان ہیں اور اُسی وقت اس گاؤں کے پانچ ہزار عیسائیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ یہاں اب بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے اور ایک نمازی کی بجائے ۵ ہزار افراد نماز ادا کرتے ہیں۔

حافظ احسان سکندر صاحب امیر بینن بیان کرتے ہیں کہ GbloGblo: (گبلو گبلو) گاؤں بھی بینن کے شمال میں ہے۔ اس گاؤں میں تبلیغ کے نتیجہ میں کچھ مسلمان لوگوں نے بیعت کی اور مسجد بنانے کیلئے ہم سے کہا۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ لوگ مسجد کیلئے زمین

تلاش کریں۔ جب انہوں نے اس بارہ میں گاؤں والوں سے دریافت کیا تو مسلمانوں نے کہا کہ وہ کبھی بھی احمدیوں کو یہاں مسجد تعمیر نہیں کرنے دیں گے۔ یہاں تک کہ گاؤں کے چیف نے بھی انکار کر دیا۔ میں نے احمدی دوستوں کی حوصلہ افزائی کی۔ ان کو صبر کی تلقین کی اور کہا کہ وہ دعائیں کریں۔ انشاءاللہ ہم غالب آئیں گے اور مسجد کیلئے زمین ہمیں ضرور ملے گی۔ تقریباً نو (۹) ماہ بعد ایک آدمی علاج کی غرض سے ہمارے ہسپتال میں آیا۔ اس نے ہمارے مشنری ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گاؤں میں بھی ڈسپنسری کھولیں اور اپنا سنٹر بنائیں۔ میں جماعت کو ایک قطعہ زمین بطور عطیہ دوں گا۔ چنانچہ اس آدمی کے ساتھ زمین دیکھنے کیلئے ایک دن مقرر ہوا۔ ہم اکٹھے گئے مجھے بالکل علم نہیں تھا کہ ہم کہاں جارہے ہیں۔ اُس نے بتایا کہ وہ گبلو گبلو گاؤں جارہے ہیں۔ خدا کے فضل سے اُس نے ایسی جگہ پلاٹ دیا جو اس جگہ کے بالکل سامنے تھی جس کو دینے سے مسلمانوں نے انکار کیا تھا اور مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ کبھی بھی وہ زمین نہیں دیں گے۔

امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں کہ چاچو (TCHATCHOU) کے علاقہ میں ایک روز ہم تبلیغ کیلئے پہنچے تو لوگوں نے ہم کو بتایا کہ یہاں کے امام صاحب بہت بیمار ہیں اور گزشتہ تین ماہ سے بستر پر ہیں۔ ہم امام صاحب کے گھر گئے اُن کی تیمارداری کی اور پھر جمعہ کی نماز کیلئے مسجد آگئے۔ نماز ادا کی اور بعد ازاں تبلیغ بھی کی۔ تبلیغ کے بعد ہم دوبارہ امام صاحب کے گھر گئے اور ہم نے اُن کی صحت کے لئے دعا کی اور خدا سے التجا کی کہ اے اللہ اگلا جمعہ امام صاحب مسجد میں جاکر ادا کریں۔ ہم نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے گاؤں کے لوگوں سے کہہ دیا کہ انشاءاللہ امام صاحب اگلا

جمعہ مسجد میں ادا کریں گے۔اللہ تعالیٰ نے یہ اعجازی نشان دکھایا کہ امام صاحب اگلے جمعہ تک روبصحت ہو گئے اور نماز جمعہ جا کر مسجد میں پڑھائی۔اس واقعہ کے بعد امام صاحب نے ہمیں گاؤں بلایا اور سب لوگوں سے کہا کہ ان لوگوں کی دعا سے ایک نشان ظاہر ہوا ہے اس لئے یہ لوگ سچے دکھائی دیتے ہیں اس لئے آج سے ہم بھی ان کے ساتھ ہیں۔اس طرح یہ امام صاحب اور گاؤں کے تمام لوگ بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو گئے۔

امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں:
ایک احمدی گاؤں گنگا موہ (GANGAMOU) سے چند میل کے فاصلہ پر مخالفین کا ایک گاؤں ہے جھگو۔ بالکل ایسے ہی ہے جیسا کہ ربوہ سے چنیوٹ ہے۔ مخالفین کے ایک وفد نے اس احمدی گاؤں میں آکر بہت شور مچایا اور لوگوں کو بھڑکایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے خلاف زہر اگلا۔ گاؤں والوں نے ان لوگوں کی ہر بات کو تحمل اور صبر کے ساتھ برداشت کیا اور سُن لیا۔اُن کی خدمت کی اُن کو کھانا وغیرہ کھلایا اور کہا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔جب نماز کا وقت آیا تو احمدیوں نے اُن سے کہا کہ ہم نماز پڑھنے اپنی نئی تعمیر شدہ مسجد میں جا رہے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ آئیں۔اس پر یہ لوگ بھڑک اُٹھے اور کہنے لگے نہ، نہ ہم کافروں کی مسجد میں کیسے جائیں۔ ہرگز سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔احمدیوں نے پوچھا کہ پھر آپ کیا کریں گے ؟ وہ کہنے لگے کہ ہمیں چٹائی دے دیں ہم باہر ہی نماز پڑھیں گے۔احمدیوں نے کہا کہ چٹائی بھی کافروں کی ہے۔ بہر حال انہوں نے نماز مسجد کے باہر ہی پڑھنا شروع کر دی۔ نماز پڑھنے کے بعد ایک تیز آندھی آئی اور انتہائی موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا کہ یہ لوگ آندھی سے بچنے کے لئے احمدیہ مسجد میں گھس گئے جس کے اندر جانے سے انہوں نے پہلے انکار کیا تھا۔ساری رات بارش جاری رہی اور یہ لوگ مسجد کے اندر رہے۔ صبح نمازِ فجر کے وقت احمدی نماز کیلئے پہنچے اور ان لوگوں کو اٹھانے کی بڑی کوشش کی ان میں سے کوئی نہ اُٹھا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔اس پر لوگوں نے ان کو ملامت کی اور کہا تم پہلے کہتے تھے کافروں کی مسجد ہے اس میں داخل نہ ہوں گے دیکھو اللہ نے تمہیں زبردستی داخل کروادیا ہے اور پھر ساری رات اندر ہی رکھا۔ پھر تم ان کو کافر کہتے ہو اور خود تمہارا یہ حال ہے کہ نہ تم نے نمازِ فجر پڑھی ہے اور نہ اذان کی آواز سُنی ہے نہ الصَّلوٰۃ خَیْرٌ من النوم نے تمہیں اُٹھایا ہے۔اس لئے فوراً اپنے سامان باندھو اور اس گاؤں سے نکل جاؤ اور آئندہ اس طرف کا کبھی رُخ نہ کرنا۔ اللہ نے ہمیں مسجد دی ہے ہم پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتے ہیں اور اللہ نے یہ آندھی اس لئے بھیجی تھی تا تم لوگوں کا اصلی چہرہ ہمیں دکھا سکے۔

نائیجر (Niger)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بینن کے سپرد نائیجر کا ایک ملک ہے جو بہت وسیع ملک ہے اور بہت مشکل معلوم ہوتا تھا کہ نائیجر میں ہمیں کامیابی نصیب ہو۔بینن جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نائیجر میں تاریخ ساز کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔گذشتہ سال نائیجر کی بیعتوں کی تعداد ساٹھ (۶۰) ہزار تھی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ساٹھ (۶۰) ہزار کے مقابل پر نائیجر کی بیعتوں کی تعداد چوّن (۵۴) لاکھ چوالیس (۴۴) ہزار ہو چکی ہے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ چکی ہے ۔ایک اور خوشخبری یہ بھی ہے کہ یہاں جماعت کی رجسٹریشن جو نہیں ہو رہی تھی وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہو چکی ہے ۔ نائیجر میں دورانِ سال تبلیغی مہمات کے دوران ۴۸۳ نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ۵۱۴ بنی بنائی مساجد اپنے اماموں سمیت جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔۱۱۸ چیفس نے احمدیت قبول کی ہے اور پانچ KINGS نے بھی قبولِ احمدیت کی توفیق پائی ہے۔

ٹوگو (TOGO)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ ملک بھی بینن کے ماتحت ہے۔ TOGO بھی ان ممالک میں سے ہے جہاں گذشتہ سال جماعت کو عظیم الشان کامیابیاں عطا ہوئیں اور جماعت نے بارہ (۱۲) لاکھ سے زائد بیعتیں پیش کرنے کی توفیق پائی تھی۔امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابیوں کا سلسلہ غیر معمولی طور پر آگے بڑھا ہے۔ اور انہوں نے سترہ (۱۷) لاکھ اکہتّر (۷۱) ہزار سے زائد بیعتیں پیش کی ہیں ۱۵۷ نئے مقامات میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ۱۵۷ بنی بنائی مساجد اپنے اماموں کے ساتھ احمدیت کو عطا ہوئی ہیں۔

TOGO میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ یعنی وہ مسجد جو انہوں نے خود بنائی ہے ورنہ بنی بنائی مسجدیں ملی ہیں۔

محترم امیر صاحب بینن تحریر کرتے ہیں: TOGO کے نارتھ کے علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تیزی سے پھیل رہی ہے۔ مخالفین ہمارے داعیان الی اللہ کی تبلیغ میں روکیں ڈالتے رہے اور انہوں نے علاقہ کے گورنر کے پاس شکایت کی کہ احمدیوں کو یہاں تبلیغ کرنے سے روکا جائے۔ اس پر گورنر نے ایک دن ہمارے نمائندگان کو بُلایا۔ وہاں پہلے سے مخالفین بھی موجود تھے۔ گورنر

نے کہا جب آپ ایک قرآن اور ایک نبی کو مانتے ہیں پھر اس قدر اختلاف کیوں ہے۔ اس پر مخالف علماء نے اپنا پورا زور لگایا۔ ہمارے مبلغین نے صحیح حقیقت گورنر کے سامنے پیش کی۔ اس پر اُس نے ہمارے مبلغ کو کہا کہ آپ نے اسلام کا جو تعارف کرایا ہے میں اُس سے بہت خوش ہوں۔ کیا آپ مجھے اپنی کچھ کتب مہیا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کو کتب مہیا کر دی گئیں۔ چند ماہ بعد اس نے ہمارے مبلغ کو پیغام بھیجا کہ میں نے تمام کتب پڑھ لی ہیں۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ احمدی ہونے کیلئے ایک فارم پُر کرنا پڑتا ہے جس کو بیعت فارم کہتے ہیں۔ وہ فارم میرے لئے لے کر آؤ میں احمدیت میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے بیعت فارم پُر کیا اور کہا میں آج سے احمدی ہوں کیونکہ احمدیت کے علاوہ اسلام پر عمل کرنے کا کوئی رستہ نہیں۔ اس واقعہ کے چند دن کے بعد TOGO کے ایک دوسرے گورنر نے احمدیت قبول کر لی۔ اور اب تک ان دونوں گورنروں کے علاقہ میں آٹھ (۸) لاکھ سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

کینیا (KENYA)

کینیا ان ممالک میں سے ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کینیا میں دوران سال 70 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے 56 مقامات پر باقاعدہ نظامِ جماعت قائم ہو چکا ہے۔ دورانِ سال بارہ (۱۲) مساجد انہوں نے تعمیر کی ہیں اور پانچ (۵) بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ چودہ (۱۴) تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب ایسے مراکز کی کل تعداد پینتالیس (۴۵) ہو گئی ہے۔ دورانِ سال انہوں نے ۲۱۵ کی تعداد میں تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا۔ جن میں چودہ ہزار پانچ سو سے زائد کی تعداد میں آئمہ، معلمین، داعیان الی اللہ اور دیگر نو احمدی احباب نے تربیت حاصل کی۔ کینیا میں اس وقت ستر (۷۰) سے زائد تربیتی سنٹر کام کر رہے ہیں۔ کینیا کی امسال کی بیعتوں کی مجموعی تعداد ۷ ۳ لاکھ، ۷ ا ہزار سے بڑھ چکی ہے۔

امیر صاحب کینیا بیان کرتے ہیں کہ: ایک دلچسپ واقعہ گزشتہ دنوں پیش آیا۔ مسانبونی (MSAMBUNI) کے علاقہ میں ہمارا ایک تبلیغی جلسہ تھا۔ عین جلسہ شروع ہونے کے وقت ایک مولوی اپنے ساتھ تین چار سنی مولویوں کو لے کر جلسہ میں پہنچ گیا۔ ان کی نیت جلسہ خراب کرنے کی تھی۔ ان کا بڑا مولوی کہنے لگا کہ مَیں نے احمدی مبلغ سے کچھ سوال پوچھنے ہیں اور سب کے سامنے پوچھنا ہے اور ان کو جواب ہاں یا نہ میں دینا ہو گا۔ کیونکہ تفصیل میں یہ لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔

اس پر ہمارے مبلغ نے کہا ٹھیک ہے اور اُس مولوی کو کہا کہ تم سوال کرو پھر میں بھی کچھ سوال کروں گا، آپ کو بھی جواب ہاں یا نہ میں دینا ہو گا۔

مولوی نے پہلا سوال کیا کہ کیا آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں یا نہیں۔ اس کا خیال تھا کہ اگر کہیں گے کہ ہاں نبی مانتے ہیں تو شور مچادیں گے کہ دیکھو نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔

اس پر مبلغ نے کہا کہ جواب تو مَیں دوں گا لیکن جواب سے پہلے میرا بھی ایک چھوٹا سا سوال ہے۔ مولوی نے کہا کہ ہاں کہو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے شراب پینی چھوڑ دی ہے یا نہیں۔ ہاں یا نہ میں جواب دو۔ کیونکہ بعض لوگوں کو علم تھا کہ یہ مولوی شراب پیتا ہے۔ اس سوال پر مولوی لاجواب ہو گیا اور لوگوں کے شور مچانے پر مولویوں کو مجبوراً جلسہ چھوڑنا پڑا اور یہ کہہ کر بھاگ گئے کہ آج ہمیں جلدی ہے، پھر کسی دن مناظرہ کریں گے۔ اس علاقہ میں اب تک اللہ کے فضل سے ۳ لاکھ ۱۰ ہزار ۱۶۵ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

ایلڈوریٹ کی جامع مسجد جو کہ سنیوں کی ہے، وہاں کا امام عبداللہ عرف عبدی صومالی ہے۔ اس نے اچانک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اپنے خطبہ جمعہ میں گند بولنا شروع کر دیا۔ کچھ دنوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے کہ اُس ملاّ کی بعض گندی حرکتوں کی وجہ سے اُسے مسجد سے نکال دیا گیا اور سارے علاقہ میں وہ بہت ذلیل ہوا۔ اس کی ان گندی حرکتوں کی تشہیر کی ضرورت نہیں۔ اس علاقہ میں اب تک دو (۲) لاکھ اناسی (۷۹) ہزار چھ سو بارہ (۶۱۲) افراد جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

رِفٹ ویلی میں بانجا ٹاؤن میں اس وقت ہماری ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ کچھ عرصہ قبل اس علاقہ میں ایک شخص محمد نڈوٹے جماعت کی بہت مخالفت کرتا تھا اور اُس نے ہمارے معلم کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ حتیٰ کہ جب معلم کی تبدیلی کسی اَور جگہ کی گئی تو نڈوٹے اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر وہاں بھی پہنچ گیا۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بہت گند بکتے تھے۔ سنیوں کی مسجد میں بھی اُن کی چودھراہٹ تھی اور نڈوٹے اس مسجد کا چیئر مین بھی تھا۔ کچھ ماہ قبل مسجد کے بارہ میں کوئی جھگڑا اٹھا تو لوگوں نے نڈوٹے کو ذلیل کر کے نہ صرف مسجد سے بلکہ اس قصبے سے بھی نکال باہر نکال دیا۔ اُس کی ذلّت کے ساتھ جماعت کے لئے آسانی پیدا ہو گئی اور اس علاقہ میں عیسائیوں اور سنیوں میں سے پینتالیس (۴۵) ہزار کے قریب افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی جو اب مالی نظام سے بھی منسلک ہو چکے ہیں۔

امیر جماعت کینیا بیان کرتے ہیں:
بڑے شہروں میں سے کریچو (Kricho) کا علاقہ بھی ہے۔ یہاں پر ہمارے معلّمین کا رابطہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے ساتھ والے شہر نکورو میں جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ نکورو سے کریچو رابطہ کیا گیا۔ خدا کے فضل سے اس علاقہ میں احمدیت کا پودا لگ گیا ہے اور پچاس کے قریب بیعتیں مل چکی ہیں۔

فیض احمد صاحب مبلغ کینیا بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل ممباسہ مسجد میں تربیتی کلاس تھی۔ اس دوران BURANI گاؤں سے ایک لڑکا آیا اور جوتیوں سمیت مسجد میں داخل ہو گیا۔ جب اُس کو دوسرے لڑکوں نے ایسا کرنے سے منع کیا تو اُس نے بڑی حقارت سے کہا کہ یہ کونسی مسجد ہے، مسجد تو مسلمانوں کی ہوتی ہے، قادیانی تو کافر ہیں، اُن کا تو قرآن بھی الگ ہے اور نبی بھی الگ ہے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرتا رہا۔

فیض صاحب بیان کرتے ہیں کہ گزشتہ دنوں خاکسار بورانی کے علاقہ میں دورہ پر گیا۔ میرے ساتھ قائد خدام الاحمدیہ بھی تھے۔ راستہ میں ہمیں ایک نوجوان وھیل چیئر پر ٹانگوں سے معذور بیٹھا ہوا ملا۔ قائد صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اس کو پہچانا ہے؟۔ مَیں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ وہی شخص ہے جو جوتیوں کے ساتھ مسجد میں آیا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کونسی مسجد ہے، مسجد تو مسلمانوں کی ہوتی ہے۔

اس نوجوان کے ساتھ یوں ہوا کہ وہ ناریل کے درخت پر چڑھا اور وہاں سے اچانک گر گیا اور اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور باوجود علاج کے ٹھیک نہ ہو سکیں۔ احمدیت کی تائید میں تبشیری نشان بھی ظاہر ہو رہے ہیں اور انذاری بھی۔

مالی نظام کا ایک شاندار پہلو مساجد کے لئے پلاٹس ہیں۔ اس معاملہ میں نومبایعین بہت جوش رکھتے ہیں۔ مریاکانی کے علاقہ میں گزشتہ ایک سال میں خدا کے فضل سے تیرہ (۱۳) جماعتوں میں نومبایعین نے مساجد کے لئے پلاٹس پیش کئے ہیں۔

قادیانی علاقہ میں، یہ قادیانی علاقہ میں احمدیوں کو قادیانی نہیں کہہ رہا۔ اس علاقے کا نام ہی قادیانی ہے۔ قادیانی علاقہ میں ہر جماعت میں نومبایعین مسجد کے لئے پلاٹ پیش کر رہے ہیں اور خدا کے فضل سے اس وقت تک اس علاقہ میں بتیس (۳۲) جماعتیں مالی نظام میں شامل ہو چکی ہیں۔

نیانزا اور مابیرا ریجن میں بھی ہر نئی بننے والی جماعت مساجد کے لئے پلاٹس پیش کر رہی ہے۔ مابیرا کا علاقہ جو کہ کوریا قبیلہ کا ہے۔ وہاں پر خدا کے فضل سے بہت ہی مخلص اور قربانی کرنے والی جماعتیں بن رہی ہیں اور ہر نئی جماعت کو شوق ہے کہ پہلے اُن کے گاؤں میں مسجد بنے۔

یہی حال دیگر علاقوں کا ہے۔ کوسٹ ریجن سے فیض احمد صاحب مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ پندرہ (۱۵) کے قریب مقامات ایسے ہیں جہاں پر احمدیوں نے مفت پلاٹ جماعت کو پیش کئے ہیں۔ تیرہ (۱۳) مقامات پر اس وقت تک جماعت کی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

یہی حال ویسٹرن کے علاقہ میں ہے اور علاقہ رِفٹ ویلی میں بھی ہے۔ امیر صاحب کینیا لکھتے ہیں کہ نومبایعین کی طرف سے مالی چندوں کے علاوہ مساجد کے لئے پلاٹس اور وہ بھی مفت پیش کرنا ایک بہت بڑی تبدیلی ہے۔ ایسے ایسے غریب علاقے ہیں کہ مفت چیز ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ خرید کر لینا بھی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں سے ایسے ایسے قربانی کرنے والے لوگ عطا کر رہا ہے۔

عبداللہ حسین جمعہ صاحب جو مریاکانی (MARIAKANI) میں متعین ہیں، لکھتے ہیں کہ مریاکانی ممباسہ شہر سے پینتیس کلو میٹر دور ہے اور یہاں بہت غربت ہے۔ نومبایعین کو مالی نظام میں شامل کرنے کی تحریک کے دوران گزشتہ چند ماہ میں اس علاقہ میں ایک ہزار نومبایعین نے مالی نظام میں شمولیت کی ہے۔

عبداللہ حسین جمعہ ایک خاتون کے اخلاص کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ ان کے پاس آئیں اور انہوں نے کہا کہ میرے پاس نقدی نہیں ہے چندہ کے لئے۔ مگر ٹماٹروں کی کاشت کرتی ہوں اور اپنی ٹماٹروں کی ایک فصل آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں اور کہیں تو مَیں ٹماٹر لے آتی ہوں آپ ان کو بیچ دینا۔ لیکن پھر جب وہ دوبارہ آئیں تو پچاس شلنگ کا ایک نوٹ چندہ کے لئے دیا اور کہا کہ میرے تمام ٹماٹر بک گئے تھے۔ غرضیکہ اس طرح انہوں نے اپنی پوری فصل کی قربانی پیش کر دی۔

اسی طرح بعض عورتیں، مرغیوں کے انڈے، مرغیاں یا دیگر اجناس لے کر آتی ہیں تو اُنہیں اُن اجناس کی قیمت کے مطابق رسید دیدی جاتی ہے۔ اس معاشرے میں یہ قربانی ایک بہت بڑی تبدیلی ہے۔

جبوتی (DJIBOUTI)

یہ ملک جماعت کینیا کے سپرد کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال انہوں نے یہاں پہلی مرتبہ احمدیت کا پودا لگایا تھا اور پچاس (۵۰) ہزار سے زائد بیعتیں حاصل کی تھیں۔

امسال جماعت کینیا نے جبوتی میں غیر معمولی کام کی توفیق پائی۔ سارا سال کینیا سے وہاں تبلیغی وفود جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت کو قبول فرمایا اور امسال جبوتی کی

بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار سے آگے بڑھ چکی ہے اور دس (۱۰) مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

جبوتی میں جماعت کی پہلی مسجد GAWELO (گاویلو) کے علاقہ میں زیر تعمیر ہے ۔ پانچ دیگر مقامات پر بھی نومبائعین نے مساجد کیلئے پلاٹس پیش کئے ہیں ۔جہاں انشاءاللہ جلد مساجد تعمیر ہوں گی۔

اریٹیریا (ERITREA)

براعظم افریقہ کا یہ ملک بھی کینیا جماعت کے سپرد کیا گیا تھا۔ جماعت کینیا نے گذشتہ سال یہاں نفوذ کیا تھا اور 36 ہزار سے زائد بیعتیں حاصل کی تھیں۔ امسال جماعت کینیا نے ERITREA میں بھی تاریخ ساز کامیابیاں حاصل کی ہیں ۔ اور اس ملک کی بیعتوں کی تعداد آٹھ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے ۔اور ساٹھ (۶۰) مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس ملک میں بھی دو (۲) سال قبل کوئی احمدی نہیں تھا اور اب آٹھ (۸) لاکھ سے زائد احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہو چکے ہیں۔

ایتھوپیا (ETHIOPIA)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ حبشہ کا ملک ہے جہاں حضرت بلال حبشیؓ ہوتے تھے اور اس ملک کو فتح کرنے کی بڑی دیر سے دل میں تمنا تھی ۔ اب اللہ تعالیٰ نے خود ہی حبشہ میں حیرت انگیز تبدیلیوں کے سامان پیدا فرمادئے ہیں۔ اس کا سہرا بھی جماعت کینیا کے سر پر ہے۔

جماعت کینیا نے تبلیغی وفود یہاں بھجوائے جنہیں آغاز میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے صبر و ہمت سے اپنا کام جاری رکھا۔ گذشتہ سال ایتھوپیا کی بیعتوں کی تعداد چھتیس (۳۶) ہزار تھی جب کہ امسال اس کے مقابل پر ان کی بیعتوں کی تعداد پچاس (۵۰) لاکھ پینسٹھ (۶۵) ہزار سے بڑھ چکی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

یہاں نوے (۹۰) مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور نئی جماعتیں بنی ہیں۔ ایتھوپیا میں جماعت کی پہلی مسجد MEGA کے مقام پر زیر تعمیر ہے جس کا نام "مسجد بلال" رکھا گیا ہے ۔اس کے علاوہ نومبائعین اپنے اپنے علاقوں میں مساجد کیلئے پلاٹس مہیا کر رہے ہیں۔ یہ ساری کامیابیاں اللہ کے فضل سے جماعت کینیا کو توفیق ملی ہے کہ ان کی کوشش سے سرانجام پائیں۔

تنزانیہ (TANZANIA)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: اب میں جماعت تنزانیہ کا ذکر کرتا ہوں۔ امسال تنزانیہ میں ۸۱ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ اور ان سب جگہوں پر نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ ۲۱ مساجد کا اضافہ ہے۔ جس میں سے ۱۲ تعمیر ہوئی ہیں اور ۹ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں ۔ گذشتہ چند سالوں سے تنزانیہ میں غیر معمولی بیداری کی لہر ہے اور نئے نئے علاقے فتح ہو رہے ہیں۔ ایسی عظیم رو چلی ہے کہ امسال اب تک تہتر (۷۳) لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں ۔ جماعت تنزانیہ نے دورانِ سال ۱۱۷ تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا ہے جن میں شامل ہونے والے نمائندگان کی تعداد ۱۹ ہزار ۴۰۳ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اب یہ جو تربیتی کلاسز کا انعقاد ہے یہ بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے بہت غیر معمولی فوائد ہو رہے ہیں۔ جہاں جہاں بھی تربیتی کلاسز سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد معلمین اپنے اپنے گاؤں کو واپس جاتے ہیں وہاں غیر معمولی جوش اور ولولے کے ساتھ از سر نو کام شروع کرتے ہیں۔

تبلیغی ریفریشر کورس کے بعد وسعتِ تبلیغ

اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ تنزانیہ کو دوران سال ۲۰۰۰ء میں نیشنل تبلیغی ریفریشر کورس دارالسلام میں منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں ملک بھر سے منتخب داعیان الی اللہ و نومبایعین شامل ہوئے۔ دو ہفتے کے اس کورس کے بعد شامل ہونے والوں میں ایک نیا جوش اور ولولہ موجود تھا اور وہ بڑے عزم کے ساتھ واپس گئے۔

بعد میں دورہ جات کے دوران معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے واپس جا کر از خود تبلیغی پرمٹ حاصل کئے اور بستی بستی تبلیغی مہمات شروع کر دیں۔ بعض نیک فطرت معلمین جو جماعت میں شامل ہوئے تو ریفریشر کورس کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس گئے اور اُن سے کہا کہ پہلے اکٹھے احمدیت کی مخالفت نافہمی سے کیا کرتے تھے۔ آؤ اب معاونت فی الخیر کریں۔ چنانچہ ان سب لوگوں نے مل کر کام کیا۔ جس کے نتیجہ میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تنزانیہ میں تہتر (۷۳) لاکھ سے زائد افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

تنزانیہ کے صوبہ IRINGA میں گزشتہ دو سال سے جماعت کو اللہ کے فضل سے غیر معمولی پذیرائی ہوئی ہے۔ سات (۷) لاکھ سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ترقیات سے متاثر ہو کر شہر کے عربوں نے جماعت کی مخالفت میں پیسہ اکٹھا کر کے ہر وہ طریق اختیار کرنا شروع کیا جو جماعت کر رہی تھی تاکہ جماعت کے اثر اور پھیلاؤ کو روک سکیں۔ مثلاً جماعت کی نقل میں مخالف ملاؤں نے تبلیغی جلسے شروع کئے، داعیان کے گروپ بنائے، پمفلٹس شائع کئے حتیٰ کہ دورہ جات کے لئے گاڑیاں بھی خریدیں اور سو فیصدی نقالی کرتے

ہوئے گاڑیوں کے اوپر اپنی تنظیم کا نام بھی لکھوایا اور سپیکر بھی نصب کئے۔ ان سب باتوں کے باوجود انہیں کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی تو ان ملّاؤں کے آقاؤں نے ان کو بلا کر پوچھا کہ کیا وجہ ہے؟ تمہاری کوشش کے کوئی نتائج ظاہر نہیں ہو رہے۔ ملانوں کے ٹولے نے جواب دیا کہ یہ درست ہے کہ ہمارے پاس اب سہولیات موجود ہیں لیکن ہمارے پاس پاکستانی مبلغ نہیں ہے جو دیہاتوں میں جاکر تبلیغ کرے، جنگلوں میں سو سکے اور کئی کئی دن انہی علاقوں میں گھومتا رہے جبکہ جماعت احمدیہ کے پاس پاکستانی مبلغ ہیں جو یہ سارے کام کرتے ہیں۔

ایک نو احمدی معلم رمضان شعبان صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ احمدیت قبول کرنے سے قبل اہل حدیث کے گروپ کے پندرہ (۱۵) سال تک مبلغ رہے لیکن ایک بھی غیر مسلم کو مسلمان نہ بنا سکے۔ لیکن اب احمدیت کی برکت سے جہاں وہ خود احمدی ہوئے اب ہر ماہ پچاس ساٹھ ہزار افراد کو حقیقی مسلمان بنانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

امیر صاحب تنزانیہ مزید بیان کرتے ہیں کہ:

تنزانیہ کے ایک علاقہ کیٹاپل لیموا (KITAPILMWA) میں چند لوگوں کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ لوگوں کی اکثریت عیسائی ہے۔ ایک دن ایک نو احمدی ہمارے مبلغ مکرم محمود احمد شاد صاحب کے پاس آئے کہ میری بیوی بچہ کی پیدائش کے لئے سخت تکلیف میں ہے، اسے فوری ہسپتال پہنچانا ہے، ہماری مدد کریں۔ محمود شاد صاحب اس نو احمدی کے ساتھ ہسپتال گئے پھر ہسپتال سے فارغ ہو کر مریضہ کو گاڑی میں ہی اس کے گھر تک چھوڑ کر آئے۔ گاؤں کے لوگوں کو اس بات سے بہت حیرت ہوئی کہ ایک مبلغ، غیر قوم کا آدمی اس تکلیف سے ایک عورت کی خاطر یہاں آیا، مریضہ کو ہسپتال لے کر گیا پھر واپس گاؤں چھوڑنے کے لئے آیا۔ یہ نمونہ دیکھ کر وہ بہت زیادہ متأثر ہوئے اور اس گاؤں نے یکجائی طور پر جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ اس واقعہ کا اس علاقہ میں اس قدر چرچا ہے کہ اس وقت تک اس علاقے میں تیس (۳۰) ہزار سے زائد سعید روحیں احمدیت میں داخل ہو چکی ہیں۔

محمود احمد شاد صاحب مبلغ تنزانیہ مزید بیان کرتے ہیں: نو مبائعین کو اللہ تعالیٰ ثباتِ قدم عطا فرما رہا ہے اور وہ خدمت دین میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ ایک نو مبائع احمدی شریف صاحب اس سال شوریٰ میں شامل ہوئے۔ واپسی پر ان کی کایا پلٹ گئی۔ کہنے لگے کہ پہلے ہم چندوں کے بارے میں سنتے تھے اب ہمیں پتہ چلا ہے کہ جماعتی چندوں کی کیا اہمیت ہے۔ اس لئے اب ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو چندوں میں شامل کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجالس شوریٰ کا جو ہر جگہ انعقاد ہو رہا ہے اس کا بھی بہت گہرا فائدہ ہوتا ہے۔ جو ایک دفعہ جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ میں شامل ہو جائے اس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ایک ایکڑ کی فصل کی ساری آمد جماعت کے نام پیش کر دی۔

انہوں نے بتایا کہ چند روز قبل عیسائیوں کا ایک گروپ ہمیں تبلیغ کرنے آیا اور کہا کہ آؤ عیسائیت میں داخل ہو جاؤ۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو احمدی مسلمان ہوں تو وہ کہنے لگے اگر آپ احمدی ہیں تو پھر ہم آپ کو ہرگز تبدیل نہیں کر سکتے، نہ ہی آپ سے بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

نو احمدی کا ثباتِ قدم اور دشمنوں کی ذلت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نو احمدیوں کو اللہ تعالیٰ ثبات قدم عطا فرما رہا ہے۔ تنزانیہ کے جنوبی صوبہ IRINGA کے ایک گاؤں مکونگولے کے امام نے اپنی فیملی کے تمام 72 افراد اور مقتدیوں سمیت احمدیت قبول کی۔ اس علاقہ میں ایک لاکھ بیعتیں ہوئیں اس علاقے کے ایک مخالفِ احمدیت نے IRINGA شہر سے عربوں کو بُلا کر اس گاؤں کے احمدی امام کے پاس بھیجا کہ وہاں قادیانیوں کی مسجد نہ بنے۔ وہ کافر ہیں ہم تمہیں مسجد بنا کر دیں گے۔ تو اس امام نے جواب دیا واپس چلے جاؤ اور آئندہ میرے پاس نہ آنا تمہیں سوائے شیطانیوں کے کچھ نہیں سوجھتا۔ پہلے اتنے سالوں سے تمہیں ہماری کوئی فکر اور ہمدردی نہیں تھی اب جب کہ جماعت احمدیہ یہ علاقہ فتح کر چکی ہے تو تمہیں شرارتیں سوجھ رہی ہیں۔ ہم صدقِ دل سے احمدی ہو چکے ہیں اور یہاں پر اب احمدیہ مسجد ضرور بنے گی۔

حضور نے فرمایا کہ بعض بڑے بڑے ابتلاؤں میں بھی پڑے مگر اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہے۔ تنزانیہ کے جنوبی صوبہ رُووُما (RUVUMA) کے ضلع ٹنڈورو (TUNDURU) میں اس سال پہلی دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں بیعتیں ہوئیں جس سے مخالفین کو آگ لگ گئی۔ نو مبائعین کو ان کے نکاح توڑنے کے فتوے اور بیوی بچے چھیننے کی دھمکیاں دی گئیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مولوی ایک دوسرے کے نکاح عجیب طرح توڑ دیتے ہیں۔ کسی اور کا نکاح ہوا اور یہ فتویٰ دے دیتے ہیں کہ نکاح ٹوٹ گیا۔ تو یہ صرف پاکستان کا حال نہیں ہر ملک میں مولویوں کا ایک ہی حال ہے۔ تو فتوے دینے شروع کر دئے کہ تمہارے نکاح ٹوٹ گئے بیویاں حرام ہو گئیں لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی اور گورنمنٹ کے پاس احمدی پہنچے اور گورنمنٹ نے فتویٰ دے دیا کہ

مولویوں کا فتویٰ نہیں چلے گا۔ احمدیوں کے نکاح نہیں ٹوٹ سکتے۔ وہ قانونی طور پر جائز نکاح ہیں۔ بچیوں پر زور ڈالا گیا تو انہوں نے بھی اپنے والدین کو چھوڑ دیا لیکن اپنے خاوندوں کو نہیں چھوڑا۔

اس علاقے کے بڑے اہلِ حدیث امام حسن خلیفہ صاحب اپنے مقتدیوں اور مسجد سمیت احمدی ہو چکے ہیں۔ اُن کو یہ ابتلا پیش آیا کہ مخالفین نے ان کی بیوی اور چار بچے زبردستی چھین لئے۔ لیکن یہ نو احمدی امام خدا کے فضل سے بڑی استقامت سے احمدیت پر قائم ہیں۔ اب وہ اللہ کے فضل سے اپنے علاقے میں اپنے ساتھی داعیان کے ہمراہ دن رات دعوت الی اللہ میں لگے ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے بیوی بچوں کی خاطر اپنا سر مخالفین کے آگے نہیں جھکایا۔

حق کے دشمنوں کے انتشار کا ایک واقعہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تنزانیہ میں ایک اسلامی تحریک "خدمت دعوتِ اسلامیہ" ہے جس کے ناظمِ اعلیٰ شیخ شعبان مرانڈا صاحب ہیں۔ یہ لوگ جماعت کے خلاف مسلسل بدزبانی کر رہے تھے۔ گذشتہ سال یہ شیخ حج پر گیا تو وہاں کی بھگدڑ میں اس کی ٹانگ پر زخم آیا۔ واپس آکر زخم خراب ہوتا چلا گیا۔ بالآخر اس کی ٹانگ گھٹنے سے کاٹ دی گئی۔ اب یہ شخص قہری تجلی کا نشانہ بن کر بیکار بیٹھا ہے۔ ان کے آپس میں اس قدر جھگڑے ہوئے کہ یہ ادارہ اس سال ٹوٹ گیا۔ اور وہ سامان جسے یہ لوگ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں استعمال کیا کرتے تھے اسے بیچنے کے لئے جماعت احمدیہ کو بھی پیغام بھیجا۔ چنانچہ ان کے سپیکر جماعت نے سستے داموں خرید لئے اور احمدیت کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والے خود ختم ہو گئے۔

مخالف باپ اور بیٹے سے اللہ کی تقدیر کا ایک جیسا سلوک

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب یہ سارے اتفاقات نہیں ہیں۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص تقدیر ظاہر ہو رہی ہے ورنہ کیسے اتفاقاً یہ واقعات ہو سکتے ہیں۔ امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ:-

صوبہ COAST میں ایک مخالف احمدیت شیخ محمد نے احمدیت کی شدید مخالفت کی اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خلاف نہایت نازیبا الفاظ کہتا۔ ایک روز یہ مولوی اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا کہ آنکھ میں کوئی چیز لگی جس سے یہ شخص دائیں آنکھ کی بینائی سے محروم ہو گیا۔

حضور نے فرمایا یہ مولوی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ باتیں ہمیشہ سے مشہور کرتے آئے ہیں کہ نعوذباللہ آپ کانے دجال ہیں اور آپ کی دائیں آنکھ ضائع ہو چکی ہے اور یہ معجزہ بیشمار دفعہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی بکواس کرنے والے مولویوں کی دائیں آنکھ ہی زخمی ہوتی ہے۔ تو باپ کی تو ہو گئی اور بیٹے کا بھی یہی حال ہوا۔ وہ دائیں آنکھ سے محروم ہو گیا۔ اور اس شیخ کے بیٹے رشیدی نے بھی باپ کی طرح جماعت کی مخالفت کا شدت سے آغاز کیا اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خلاف انتہائی نازیبا کلمات کہتا۔ چند ماہ قبل اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا کہ ایک درخت کٹ کر گرا جس سے اس کی دائیں آنکھ ہی ضائع ہو گئی۔ اس کے بعد اُس نے جماعت کی مخالفت چھوڑ دی۔

ملاوی (MALAWI)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ملک بھی تنزانیہ کے ماتحت ہے۔ ملاوی بھی ان ممالک میں سے ہے جہاں امسال پہلی مرتبہ کامیابیوں کے میدان جماعت کو عطا ہوئے ہیں۔ گذشتہ سال ملاوی کی بیعتوں کی تعداد صرف ۳۷۶ تھی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ ۸۰ ہزار سے بڑھ چکی ہے۔ الحمدللہ۔

جب تنزانیہ سے ہمارا تبلیغی وفد ملاوی کے صوبہ مَزُوْزُوْ (MZUZU) میں گیا اور تبلیغ شروع کی تو اس وقت یہ مشکل پیش آئی کہ یہ سارا علاقہ اپنی لوکل زبان ہی سمجھتا تھا اور ان تک پیغام پہنچانا ایک مسئلہ بن گیا تھا۔ زبان کا یہ فرق تبلیغ میں وقتی روک تو بنا مگر آخر اللہ تعالیٰ کی تائید اس طرح ظاہر ہوئی کہ اس علاقے کے ایک ایسے امام کو قبول احمدیت کی توفیق ملی جن کو انگلش، سواحیلی اور لوکل زبان پر عبور تھا۔ اس امام نے احمدیت قبول کی اور ہمارے وفد میں شامل ہو گئے۔ اللہ کے فضل سے اس علاقے میں جہاں پہلے ایک بھی احمدی نہیں تھا اس وقت ایک لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور یہ تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

موزمبیق (MOZAMBIQUE)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ملک بھی تنزانیہ کے ماتحت ہے۔ موزمبیق اُن ممالک میں سے ہے جہاں امسال پہلی مرتبہ عظیم الشان کامیابیوں کے نئے میدان جماعت کو عطا ہوئے ہیں۔

موزمبیق میں گذشتہ سال جماعت کو تیئیس (۲۳) ہزار پانچ صد (۵۰۰) تین (۳) بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق ملی تھی۔ امسال انہیں جو ٹارگٹ دیا گیا تھا وہ ایک لاکھ کا تھا۔ الحمدللہ امسال موزمبیق کے شمالی علاقہ جات یَاؤ (WAYAO) اور مَاکونڈے (MAKONDE) قبائل میں کامیاب تبلیغی پروگرام ہوئے ہیں۔ اور اب تک یہاں کی بیعتوں کی مجموعی تعداد دس لاکھ ہو چکی ہے۔

یعنی ایک لاکھ کا ٹارگٹ دیا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس لاکھ بیعتیں ہو چکی ہیں اور بیعت کرنے والوں میں اس علاقہ کے دو چیف اور پانچ شیوخ شامل ہیں۔

کونگو (CONGO)

حضور ایدہ اللہ نے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس میں اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

کونگو میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عظیم الشان کامیابیاں ہوئی ہیں۔ یہ بہت مشکل علاقہ ہے اور افریقہ کا وسط کہلاتا ہے۔ گزشتہ سال ان کی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ چودہ (۱۴) ہزار تھی۔ اس کے مقابل پر امسال انہیں ۶۷ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق عطا ہو چکی ہے۔ وہاں آباد ۲۶۔ اقوام کے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ 425 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ ان بیعت کرنے والوں میں ۲۷ لاکھ سے زائد لوگ عیسائیت سے احمدی ہوئے ہیں اور بقیہ چار لاکھ مسلمانوں میں سے یا لامذہب لوگوں سے آئے ہیں۔ تو یہ عیسائیت کے مقابل پر حیرت انگیز کامیابی ہے اور محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نئے علاقے جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اس میں صوبہ باکونگو (Ba-Congo) میں احمدیت برائے نام تھی۔ مگر امسال خدا کے فضل سے ۲۱ لاکھ کے قریب بیعتیں ہو چکی ہیں اور یہ سارے لوگ عیسائیت سے مسلمان ہوئے ہیں۔ صوبہ Equteur کے اس علاقہ میں جو کہ صوبہ بانڈوو کے ساتھ لگتا ہے، پہلے ایک بھی احمدی نہ تھا اور اب اللہ کے فضل سے دس لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

صوبہ بانڈوو کے ایک علاقہ منگائی (Mangai) میں بھی پہلے خال خال احمدی تھے۔ اب خدا کے فضل سے پچاس گاؤں احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور ۲ لاکھ ۷۵ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ ان لوگوں نے کہا ہے: اب ہم مسجدیں بنائیں گے، آپ ہمیں ایک مرکزی مبلغ دیدیں جو ہماری تربیت کر سکے۔

طاہر منیر بھٹی صاحب مبلغ کونگو لکھتے ہیں کہ جب لوگوں کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب "کشتیٔ نوح" سے ہماری تعلیم کا کچھ حصہ سنایا جاتا تو لوگ روتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اسلام کی تعلیم کتنی اچھی ہے اور ہم کیا سمجھتے رہے۔ اُن کے اصرار پر دو دو تین تین گھنٹے تک "کشتی نوح" کا درس دیا گیا۔ سنانے والا تھک جاتا تھا لیکن یہ لوگ خاموشی سے بیٹھے سنتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے بھی ایک دفعہ گورنمنٹ کالج میں اس کا تجربہ ہوا۔ میرے ایک غیر احمدی بڑے طاقتور، مضبوط، بااثر دوست تھے۔ ان کو میں نے کشتیٔ نوح سے ہماری تعلیم کا حصہ سنانا شروع کیا۔ وہ سنتے سنتے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ یہ جس شخص کی تحریر ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

بشارت احمد ملک صاحب مبلغ کانگو لکھتے ہیں کہ: جب تبلیغ کے لئے صوبہ باکونگو کے علاقہ مٹادی (MATADI) پہنچے تو وہاں کا لوکل امام بہت بد تمیزی سے پیش آیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگوں کو انڈیا، پاکستان اور تنزانیہ سے نکال دیا گیا ہے اور وہاں ایک بھی احمدی نہیں ہے۔ اس لئے اب آپ یہاں گھس آئے ہیں، میں آپ کو ڈنڈے مار مار کر یہاں سے بھگا دوں گا۔

اس پر ہمارے مبلغ نے انہیں سمجھایا کہ آپ احمدیت کے بارہ میں درست معلومات نہیں رکھتے، کسی نے انتہائی غلط باتیں آپ کو بتائی ہیں، ان ممالک میں تو جماعت غیر معمولی ترقی کر رہی ہے۔ اور یہ بھی بتایا کہ ہندوستان میں گزشتہ سال دو کروڑ احمدی ہوئے ہیں اور آپ وہاں سے ہمارے نکل بھاگنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ اور اب آپ نے جو یہ دھمکی دی ہے کہ اپنے علاقے سے ڈنڈے مار مار کر نکال دیں گے، ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ احمدیت غالب آنے کے لئے وجود میں آئی ہے اور یہی فیصلہ خدا کا فیصلہ ہے۔ اب ہم آچکے ہیں اور ہرگز نکلنے والے نہیں۔

اس پر مولوی نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ کیا۔ اُس کا خطبہ سن کر چند لوگ تحقیق کے لئے آئے اور لٹریچر لے گئے۔ اگلے روز ان سب نے بیعت کر لی۔ اب اس مولوی سے تنگ آچکے ہیں۔ خدا نے اس مولوی کے چنگل سے بچانے کے لئے احمدیوں کو بھیج دیا۔ اور الحمد للہ کہ اب اس علاقے میں جہاں سے مولوی نے باہر نکالنے کی دھمکی دی تھی، سترہ (۱۷) لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

آئیوری کوسٹ (Ivory Coast)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۶۵۳ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۱۱۵ مقامات پر باقاعدہ نظامِ جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۵۶۳ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ جن میں سے گیارہ انہوں نے تعمیر کی ہیں اور ۵۵۲ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں احمدیہ مساجد کی کل تعداد ۲۵۶۶ ہے۔ ان کے تبلیغی مراکز کی تعداد چھ کے اضافہ کے ساتھ ۳۷ ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال آئیوری کوسٹ میں تبلیغی مہمات کے دوران ۴۶۹

(چار سو انہتر) چیفس احمدی ہوئے۔ اور ۶۲۲ آئمہ نے قبولِ احمدیت کی توفیق پائی ہے۔ ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱ لاکھ سے آگے بڑھ چکی ہے۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں SOCEABE (سوسے آبے) میں ہمارے مبلغین تبلیغ کیلئے پہنچے اور امام مہدی کی آمد کا اعلان کیا تو اس گاؤں کے بانی YAHYA DIABATE یحییٰ جباتے صاحب نے کھڑے ہو کر اپنی رویا بیان کی کہ ایک رات انہوں نے انتہائی شمالی اُفق پر تقریباً دو بجے صبح ایک روشنی ابھرتی ہوئی دیکھی۔ پھر ایک ہر ہفتہ بعد ایک روشنی جنوبی اُفق کی طرف سے نمودار ہوئی۔ اس گاؤں کے چیف نے اپنی یہ خواب علماء کے سامنے بیان کی تو اُن علماء نے جواب دیا کہ تمہیں بہت بڑی خوش خبری ملنے والی ہے۔

اس خواب کے کچھ ہی دنوں بعد جب احمدی مبلغین کا وفد اس گاؤں میں پہنچا اور امام مہدی کی خبر اُن کو سنائی گئی تو خوشی کے مارے اچھل پڑے۔ وہ لوگوں کے سامنے آئے اور سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہی وہ خوش بختی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے شمال اور جنوب کی طرف سے نمودار ہونے والی روشنی کی صورت میں مجھے خبر دی تھی۔ میں اس صداقت کو قبول کرتا ہوں اور جو تم میں سے قبول کرنا چاہئے اُسے یقین دلاتا ہوں کہ احمدیت خداتعالیٰ کی طرف سے بھجوائی گئی خوش بختی ہے اسے قبول کر لیں۔ اس گاؤں کے ایک ہزار آٹھ سو افراد بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں مورلا جولا سو MORLA DIOULASSO جو کہ داباکالا DABAKALA شہر کے نواح میں واقع ہے۔ دوران تبلیغ ہمارے مبلغ مکرم عمر معاذ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض آیات کی تفسیر پیش کی۔ اس پر گاؤں کے امام الحاج محمود گرانبوتے صاحب عش عش کر اُٹھے اور کہنے لگے کہ صرف یہ تفسیر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی علامت ہے مجھے یہ تفسیر مہیا کی جائے۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد ہی اُن کو یہ تفسیر بھجوا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں کے دونوں بڑے اماموں نے اپنے چھ ہزار متبعین سمیت بیعت کی توفیق پائی اور اب یہ دونوں امام ارد گرد کے علاقوں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔

مکرم عامر ارشاد صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ: مئی ۲۰۱۱ء کوریجن کوروگو کے ایک بڑے گاؤں کاسیرے میں جس کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کے بعد وہاں کے دو سرگرم کارکن بریما بالی صاحب اور بکاری جاراسو با صاحب نے بیان کیا کہ ہم احمدیت قبول کرنے سے قبل ارد گرد کے دیہاتوں میں جاکر لوگوں کو خبردار کیا کرتے تھے کہ احمدیوں سے ہوشیار رہو وہ مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اب احمدیت قبول کرنے کے بعد ہم نے اصل سچائی کو پہچان لیا ہے۔ اور اب ہمارا یہ حال ہے کہ اگر ہمارے ٹکڑے بھی کر دیئے جائیں تب بھی ہم احمدیت سے نہ ہٹیں گے۔

اس جلسہ کے بعد مولویوں کا ایک گروہ جو ۱۰ افراد پر مشتمل تھا یہاں پہنچا تو ان دونوں نوجوانوں نے ان سے کہا کہ جب احمدی یہاں جلسہ کرنے آئے تھے تو ہم نے تمہیں اس میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ تب تو تم نے انکار کیا تھا اور اب جب کہ وہ چلے گئے ہیں تو تم آئے ہو۔ اس کا مطلب ہے تم جھوٹے ہو اور احمدی سچے ہیں۔ اگر تم سچے ہوتے تو اُن کی موجودگی میں آتے۔ اب ہم پر احمدیت کی حقیقت واضح ہو چکی ہے ہم کبھی احمدیت نہیں چھوڑیں گے اب تم یہاں سے چلے جاؤ۔

یہاں سے ناکامی کے بعد مولویوں کا یہ وفد ایک احمدی گاؤں پنوورو (PINVORO) پہنچا اور مسجد میں تقریر شروع کی اور جونہی احمدیت کے خلاف بولنے لگا سارے لوگ مسجد سے اٹھ کر چلے گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر تم احمدیت پر حملہ کرنے آئے ہو تو ہم تمہیں ہرگز اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ گروہ ذلیل وخوار ہو کر واپس چلا گیا۔

بورکینا فاسو
(BORKINA FASO)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال یہاں ۱۱۴ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ علاوہ ازیں ۱۱۷ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۱۱۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۳ انہوں نے تعمیر کی ہیں باقی ۱۰۴ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ اس وقت بورکینا فاسو میں احمدیہ مساجد کی کل تعداد ۲۰۱۲ ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب دیکھیں پاکستان میں چند احمدی مساجد شہید کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو کتنی برکت دی ہے کہ ہزارہا مسجدیں ایک ایک سال میں مل رہی ہیں۔

بورکینا فاسو میں آباد ۲۶ مختلف قوموں کے بیس لاکھ سے زائد لوگ دوران سال جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

وہابی علماء نامراد واپس لوٹے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ڈوری ریجن کے گاؤں کوریا باغ میں وہابیوں نے جماعت کے خلاف جلسہ کیا۔ اس جلسہ میں جماعت پر جھوٹے الزامات لگانے شروع کئے تو اس جلسہ

میں موجود ایک احمدی عالم الحاج ھادی کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہا کہ آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ پھر کیوں جھوٹ بولے جا رہے ہیں ۔ آپ اس بھرے مجمع میں اللہ کی قسم کھائیں کہ امام مہدی جن کو ہم مانتے ہیں جھوٹے ہیں۔اس پر وہابی مولوی صاحب کہنے لگے کہ آپ قسم کھائیں کہ آپ کے امام مہدی جن کو آپ مانتے ہیں وہ سچے ہیں اور خدا کے نبی ہیں۔اس پر احمدی امام نے بھرے مجمع میں تین مرتبہ قسم کھائی کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مسیح موعود علیہ السلام خدا کے سچے مامور ہیں اور مہدی موعود ہیں ۔ اس پر وہابی مولوی خاموش ہو گئے اور انہوں نے مقابل پر قسم کھانے کی جرأت نہیں کی اور علاقے پر ایک رعب طاری ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کثرت سے بیعتیں شروع ہو گئی ہیں۔

مخالفین جماعت نے ٹنکوڈوگو ریجن بورکینا فاسو میں ایک مذہبی پروگرام کیا جس میں مراکش اور تیونس سے آئے ہوئے تبلیغی جماعت کے افراد بھی شامل ہوئے ۔ ایک سیشن جماعت کے خلاف رکھا گیا جس کا عنوان تھا "احمدیت کا حقیقی چہرہ"۔اس سیشن میں صرف ایک مقرر سلیمان نے خطاب کرنا تھا۔ لیکن جب یہ صاحب مقررہ وقت پر نہ پہنچے تو لوگوں کو پریشانی ہوئی کچھ دیر بعد ان کی طرف سے پیغام آیا کہ وہ نہیں آسکتے کیونکہ ان کا بیٹا فوت ہو گیا ہے۔اس طرح جماعت کے خلاف ان کا پروگرام دھرے کا دھرا رہ گیا۔

امیر صاحب بورکینا فاسو ہی بیان کرتے ہیں: بوبوجلاسو کے ایک دوست درابو محمد صاحب جو کہ شام و مصر وغیرہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آئے ہیں اور بڑے پایہ کے عالم ہیں۔ انہوں نے ایک موقعہ پر کہا کہ " جماعت احمدیہ کی ترقی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ جماعت کے مبلغ گاؤں گاؤں جا کر تبلیغ کرتے ہیں ان میں ایک اخلاص اور جوش و جذبہ ہے جب کہ اسلامی ملکوں کے نمائندے ہمارے ملک میں آکر عیاشی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ سب دارالحکومت میں اعلیٰ کوٹھیوں میں مست ہیں۔ کسی کو یہ علم نہیں کہ گاؤں کے مسلمان کس حال میں ہیں ۔ ایک جماعت احمدیہ ہے جس کے مبلغ اپنے مقاصد میں مگن ہیں۔ یقیناً یہی لوگ غالب آئیں گے۔

امیر جماعت بورکینا فاسو مزید بیان کرتے ہیں کہ ہمسایہ ملک مالی کے وزیر داخلہ بورکینا فاسو تشریف لائے تو ہمارے وفد سے انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ احمدی مبلغ جس صبر اور ہمت سے کام کرتے ہیں وہ یقین رکھتے ہیں کہ آخری فتح انہی کی ہو گی۔ وہاں پر موجود بورکینا فاسو کے وزیر داخلہ و مذہبی امور نے کہا کہ آج اگر عیسائیت کے مقابلہ میں دنیا میں دلیل کے ساتھ کوئی اسلام کی نمائندگی کر رہا ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو مزید بیان کرتے ہیں کہ :خاکسار تیجانیہ فرقہ کے ایک بڑے امام شیخ احمد سے ملنے گیا۔ وہ سخت بیمار تھے ۔انہیں ہومیو پیتھک دوائی دی۔ ان کی عمر اس وقت 65 سال کے قریب ہے ۔ ان کے مریدوں کے تقریباً 300 دیہات ہیں۔ دوائی دینے کے ساتھ انہوں نے مجھے (یعنی خاکسار کو) بھی دعا کے لئے لکھا۔ اس کا جواب جو مَیں نے دیا مجھے اس پر خود تعجب ہوتا ہے کہ بعض اللہ تعالیٰ کیا لکھوا دیتا ہے۔

" اللہ آپ کو صحت عطا فرمائے اور آپ کی پریشانیاں دور فرمائے اور اولاد نرینہ عطا کرے"۔

اب میرے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ شیخ صاحب کی تین بیویاں ہیں اور ۴۰ سال سے شادی شدہ ہیں لیکن ایک بھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ چار ماہ قبل اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ ہمارے مبلغ ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ یقیناً دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ ابھی تک انہوں نے احمدیت قبول نہیں کی لیکن سلسلہ کا لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔

ہمارے ایک معلم آدم صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص احمد نامی اُن سے جماعت کے متعلق بحث کرنے لگا اور کہنے لگا کہ احمدیت سچی ہے تو خدا اس کو سزا دے ۔ ہمارے معلم نے کہا ایسا مت کہو ورنہ تمہارا بُرا حشر ہو گا۔ لیکن اس نے بات نہ مانی۔ وہ ایک بڑا تاجر تھا اور گاؤں کا انتہائی مالدار انسان تھا۔ اور اب وہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہو کر ایک قسم کا فقیر بن چکا ہے۔

بورکینا فاسو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو پر کثرت سے جماعت کے پروگرام نشر ہو رہے ہیں۔ ایک مسجد کے امام صاحب نے خطبہ جمعہ میں لوگوں سے کہا کہ لوگو! اپنے ایمان مضبوط کر لو۔ مَیں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ احمدی لوگ بہت جلد سارے بورکینا فاسو کو احمدی بنا لیں گے۔ ان کے جو پروگرام ریڈیو پر آرہے ہیں، اُن سے بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روز جماعت کا ریڈیو پروگرام جاری تھا جس کا موضوع تھا

نبی کریم ﷺ کی سیرت اور صحابہؓ کی قربانیاں اور حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضور ﷺ سے عشق۔ جب تقریر ختم ہوئی تو اس وقت ریڈیو سٹیشن کے احاطہ میں اسّی سے زائد لوگ جمع تھے۔ جب ہمارے مقرر باہر نکلے تو سب نے لائن بنا کر اُن کے ہاتھوں کو چوما اور مبارکباد دی اور اس بات کا اقرار کیا کہ حقیقت میں جماعت

احمدیہ نے ہی حقیقی اسلام کو پیش کیا اور ہمارے ایمانوں کو زندہ کیا۔

تیجانیہ فرقہ کے ایک بڑے لیڈر نے ریڈیو والوں کو فون کیا اور کہا کہ آپ احمدیوں کے پروگرام بند کریں ورنہ میں اور میرے مرید نہیں سنیں گے۔ ریڈیو والوں نے جواب دیا کہ آپ سنیں یا نہ سنیں، باقی دنیا ضرور سنتی ہے اور ہم اس لئے کہ آپ ناراض ہو جائیں گے حقیقت کو نہیں چھپا سکتے۔

غانا (Ghana)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ غانا میں امسال ۲۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ۲۹ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ ۱۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۵ انہوں نے تعمیر کی ہیں اور 2 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ غانا میں اب مساجد کی کُل تعداد ۷۶۳ ہے۔ غانا مساجد کی تعمیر میں سب سے آگے ہے۔ ۷۶۳ مساجد میں سے ۶۶۹ (چھ سو انہتر) مساجد انہوں نے خود تعمیر کی ہیں۔ یہ بڑی بڑی مساجد تعمیر کرتے ہیں اور کسی جانی، مالی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔ دوران سال ۱۰ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ تعداد ۱۸۴ ہو گئی ہے۔ امسال غانا کو بارہ لاکھ تہتر ہزار سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی ہے۔

اشانٹی ریجن (غانا) کے ایک گاؤں آکروبوکروم (Akrobokrom) کے تمام مسلمانوں نے احمدیت قبول کر لی لیکن ان کا امام کویت کے زیر اثر غیر احمدی مسلمانوں کے دھوکہ میں آگیا اور اعلان کیا کہ ہم سب واپس مسلمان ہوتے ہیں۔ اس پر وہاں کے لوگوں اور چیف نے کہا کہ ہم نے تو احمدیت سوچ سمجھ کر قبول کی ہے۔ تم پیچھے ہٹتے ہو تو اکیلے ہٹ جاؤ، ہم ہرگز احمدیت کو نہیں چھوڑیں گے۔ ہم تمہاری امامت کو رڈ کرتے ہیں اور امام مہدی کی امامت کو قبول کرتے ہیں۔

عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا لکھتے ہیں: ایک گاؤں میں کثرت سے لوگ احمدی ہوئے۔ وہاں مسجد کی ضرورت پیش آئی لیکن وہاں کے مخالف چیف نے مسجد کے لئے زمین دینے سے انکار کر دیا۔ اس موقع پر ہمارے ایک مخلص احمدی دوست یوسف اڈوسی صاحب، بہت مخلص اور فدائی اور بیشمار قربانی کرنے والے ہیں۔ انہوں نے اس سے یہ کہا کہ دیکھو ہم تھوڑی سی جگہ اللہ کے گھر کے لئے مانگ رہے ہیں آپ اگر نہیں دینا چاہتے تو ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ چیف پر اس سادہ سی اپیل سے بہت اثر ہوا اور اس نے کہا آپ کو میں مسجد کے لئے جگہ دیتا ہوں اور اب خدا کے فضل سے اس گاؤں میں ایک اعلیٰ مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

ایک شخص جس کا نام یعقوبو گووان ہے۔ سخت جھگڑالو آدمی تھا اور اتنی شراب پیتا تھا کہ وہ خود کہتا تھا کہ اس کے سانس سے آنے والی شراب کی بُو سے پاس بیٹھنے والا نشہ میں دھت ہو جاتا ہے۔ یہ شخص ایک لڑائی کی وجہ سے جیل چلا گیا۔ جب وہ جیل میں تھا تو قیدیوں میں گفتگو کے دوران کسی نے کہا کہ احمدی اچھے مسلمان نہیں ہیں۔ اب دیکھیں اس کو اللہ تعالیٰ نے کیسی عمدہ بات سمجھائی۔ یہ شخص کہنے لگا کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ غیر احمدی مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں کتنے احمدی جیلوں میں ہیں۔ اس سے خود اندازہ ہو جائے گا کہ احمدی اچھے ہیں یا بُرے۔ جب انہوں نے جائزہ لیا تو پتہ لگا کہ ایک بھی احمدی جیل میں نہیں ہے۔ اُس نے وہیں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کر دیا اور شراب چھوڑنے کا اعلان کیا کہ اب کبھی اس کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ جب جماعت کے داعیین الی اللہ ایک علاقہ میں تبلیغ کے لئے گئے تو اس علاقہ کے چیف نے کہا کہ اسے احمدیت سے سخت نفرت ہے۔ اس لئے ہرگز تبلیغ کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اس پر ان کی بیگم صاحبہ نے کہا آپ چیف ہیں، آپ کو زیب نہیں دیتا کہ کسی کی بات سُنے بغیر ہی اس کے بارہ میں رائے قائم کریں۔ چنانچہ بیگم کے اصرار پر چیف نے داعیین الی اللہ کو اجازت دی کہ پبلک میں احمدیت کا پیغام سنائیں اور چیف بھی خود سننے کے لئے حاضر ہوئے۔ چیف کے دِل پر احمدیت کے پیغام کا گہرا اثر ہوا اور احمدیت کے لئے اتنی محبت پیدا ہوئی کہ وہ احمدیت کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کی بیگم نے بھی اس موقع پر احمدیت قبول کی۔ انہوں نے اس قصبہ میں مسجد کی تعمیر کیلئے زمین دی اور مسجد کی تعمیر میں مدد کی۔ مسجد کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر انہوں نے بیان کیا کہ ایک زمانہ تھا کہ میں احمدیت کا نام سننے کیلئے تیار نہیں تھا اور اب یہ حال ہے کہ احمدیت میرے دِل میں اس قدر راسخ ہو چکی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی توفیق سے جماعت کیلئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

نائیجیریا (Nigeria)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد تین لاکھ پانچ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نائیجیریا ایک ایسا ملک تھا جو بہت پیچھے پیچھے رہتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہاں عظیم الشان کامیابیاں ہو رہی ہیں۔ ۵۷ نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ دوران سال انہوں نے ۲۰ مساجد تعمیر کی ہیں۔ اور ۳۶ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ان کی مساجد کی کل تعداد ۲۷۴ ہو گئی ہے۔

عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج نائجیریا بیان کرتے ہیں کہ ترابا (TRABA) سٹیٹ میں سوال و جواب کی مجلس کے آخر پر ایک نوجوان پولیس آفیسر موسیٰ آدم کھڑے ہوئے اور بتانے لگے کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک اجنبی اور غیر ملکی شخص میرے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ آپ کو کیا مسائل ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ کوئی نہیں۔ پھر اُس نے کہا کہ اچھا ہاتھ اُٹھا کر ہم دعا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ہم دونوں نے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی۔ اس پر خواب ختم ہو گئی۔ آج اس مجلس میں آپ کو دیکھا تو مجھے اپنا خواب یاد آ گیا کہ آپ تو وہی شخص ہیں جو مجھے رؤیا میں ملے تھے اور ہاتھ اٹھا کر میرے لئے دعا کی تھی۔ چنانچہ اُس پولیس افسر نے بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد انہوں نے وہاں کے معلم عبدالرزاق صاحب سے کہا کہ آؤ ہم اپنے قبیلے کو تبلیغ کرنے چلتے ہیں۔ چنانچہ اُن کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک اس قبیلے کے چھ (۶) ہزار سے زائد افراد احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

عبدالخالق صاحب مزید لکھتے ہیں کہ نائجیریا کے OGUN T.V (اوگن ٹی۔ وی) کے ایک نمائندہ ہمارے شعبہ آڈیو وڈیو میں آئے۔ وہاں MTA پر اس عاجز کا درس القرآن نشر ہو رہا تھا۔ اُن کو یہ پروگرام بہت اچھا لگا اور اس کی چھ وڈیو کیسٹ خریدیں۔ واپس جا کر ہر ہفتہ کی شام کو آدھے گھنٹے کے لئے یہ پروگرام دکھانا شروع کر دیا اور اب تک پانچ پروگرام دکھا چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت مقبول ہوئے اور غیر احمدی مسلمانوں نے اس پروگرام کی کیسٹس کا مطالبہ شروع کر دیا۔ اب وہ یہ پروگرام مفت دکھا رہے ہیں جو آگے چلاتے چلے جا رہے ہیں اگر ہم ان کی قیمت ادا کرتے تو ایک لاکھ نیرہ سے زائد قیمت ادا کرنی پڑتی۔

سینیگال (Senegal)

دورانِ سال سینیگال میں ۴۵ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ جن میں سے ۳۲ مقامات پر نظامِ جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۳۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۸ نئی تعمیر کی گئی ہیں اور ۱۲ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ۲۳ مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس سال انہوں نے اماموں کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ ۶۵ تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد ہوا ہے۔ جس میں ۱۵۸۰ اماموں، اساتذہ اور منتخب نمائندوں نے تربیت حاصل کی ہے۔ سینیگال میں اس وقت ۷۱ دینی مدارس ہیں۔ جن میں تین ہزار پانچ سو (۳۵۰۰) سے زائد طلباء جماعتی نظام کے تحت دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سینیگال کی امسال کی بیعتوں کی تعداد ۲ لاکھ ۶۱ ہزار سے بڑھ چکی ہے اور بعض نئے علاقے جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

امیر صاحب سینگال عالمی میلہ ڈاکار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمارے سٹال کے سامنے والے سٹال پر ایک نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو لے کر اونچی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرنے لگا کہ جو شخص مجھے یہ بتائے کہ یہ بزرگ کون ہیں اس کو میں ایک بیگ انعام دوں گا۔ بہت سے لوگوں نے جواب دئے۔ آخر میں اس نے کہا یہ اس زمانہ کے امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں اور سامنے ان کی جماعت کا سٹال ہے۔ اس وقت یہ جماعت پوری دنیا میں غلبہ اسلام کیلئے جہاد کر رہی ہے۔ اس موقعہ پر ایک خاتون بول اُٹھیں کہ خدا کی قسم اس سارے میلہ میں صرف احمدیہ جماعت ہے جو انسانیت کی ایسی خدمت کرتی ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔

امیر صاحب سینگال مزید لکھتے ہیں کہ: کونگل کے علاقہ میں کافی نامی گاؤں گذشتہ سال بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوا۔ جب ان کے پیر کو ان لوگوں کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو انہوں نے جماعت کے خلاف بڑی سخت تحریک چلائی اور لوگوں کو جماعت کے خلاف اکسایا۔ اس علاقہ میں جماعت نے چار مقامات پر مساجد کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ اس پر پیر صاحب کو اور زیادہ تکلیف ہوئی اور یہ پراپیگنڈہ کیا کہ احمدی لوگ کافر ہیں ان کے پیسوں سے مسجد بناؤ گے تو خدا تعالیٰ تمہیں تباہ کر دے گا۔ اس پر ایک دوست نے کہا پیر صاحب مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ اس علاقہ میں عیسائی اپنے مدارس بنا رہے ہیں، ان کے رفاہی کام جاری ہیں ان کے بارے میں تو آپ کو بالکل تکلیف نہیں لیکن مسجد جہاں ہم لوگ ایک خدا کی عبادت کریں گے اس سے آپ کو بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ اس بات کو سن کر پیر صاحب لاجواب ہو گئے اور آئندہ جماعت کی مخالفت ترک کر دی۔

گیمبیا (The Gambia)

احمدیت کی شدید مخالفت اور اللہ تعالیٰ کا سلوک

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گیمبیا میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نشان تو بہت دکھا رہا ہے مگر وہ زمین کرخت اور خدا تعالیٰ کی پھٹکار کے نیچے معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے وہاں کچھ وقت اور لگے گا۔ دعا جاری رکھیں۔ بہر حال نشانات کی تو بھرمار ہو رہی ہے۔

ایک قصبہ سوٹوکوبا (Sutokoba) ڈسٹرکٹ WULI آپر ریور ڈویژن میں واقع ہے اور گیمبیا میں سب سے زیادہ مخالفت اسی قصبہ میں ہے۔ یہاں کے باشندے احمدیت کے سخت دشمن ہیں۔ احمدیوں سے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ جماعت کی ترقی کو روکنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا ہے اور طاقت کے زور پر لوگوں کو

قبول احمدیت سے روکتے ہیں۔ اس سال مولودالنبی ﷺ کے موقع پر ایک تقریب کے دوران اس علاقہ کے بڑے امام الحاجی شیخوبارو نے ایک قرارداد پیش کی کہ تمام شرکاء اس ضلع میں جماعت احمدیہ کے لئے بددعا کریں۔ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی اور جماعت کے خلاف بددعا کی گئی اور لعنت ڈالی گئی۔ خداتعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ اس علاقہ پر بارش کا ایک ایسا طوفان آیا جس نے ان کی فصلیں، درخت، گھر اور سب کچھ تباہ و برباد کر دیا۔ اس قسم کا طوفان گیمبیا کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں آیا۔ قصبہ کے چیف اور امام نے نیشنل میڈیا پر اس طوفان کو طاعون اور خدا کی طرف سے سزا اور لعنت قرار دیا۔ اس طوفان سے صرف یہی علاقہ پکڑا گیا باقی اردگرد کے تمام دیہات کلیتہً محفوظ رہے۔ اب اس علاقہ میں ہماری تبلیغی میٹنگز شروع ہو گئی ہیں مخالف امام چیف ہمارے پروگراموں میں شامل ہو رہے ہیں۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ امسال جولائی کے وسط میں جب بارشیں شروع ہوئیں تو امام ابراہیم فاٹی جو سعودی عرب کا نمائندہ ہے اور وہاں کا سب سے بڑا فسادی مولوی ہے، اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا کہ اب احمدیہ مسجد کے دن گنے جا چکے ہیں۔ اب خدا خود اس مسجد کو مٹادے گا۔ وہ یہی کہتا رہا کہ مسجد کھلی جگہ پر ہے اور ہوا کے لئے کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے۔ اس لئے اس مسجد کو تباہ کرنے کے لئے تو صرف ایک تیز ہوا اور بارش ہی کافی ہے۔ اسی ہفتہ وہ ہوا کا طوفان جس کا وہ امام انتظار کر رہا تھا وہ آیا۔ اس نے ہماری مسجد کو تو چھوڑ دیا لیکن خود اس امام کے گھر (جو گاؤں کے انتہائی محفوظ مقام پر تھا) اس پر نازل ہوا اور اس کی چھت اڑا دی اور اس کا نہایت پختہ مکان دیکھتے دیکھتے ملبے کا ڈھیر ہو گیا۔ یاد رہے کہ باقی گاؤں بھی محفوظ رہا۔ صرف اس امام کے مکان کو نقصان پہنچا۔ اس پر مخالفین نے برملا کہا کہ یہ بات یقینی ہے کہ احمدیوں کے ساتھ خداتعالیٰ ہے۔

سیرالیون (Sierra Leon)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سیرالیون کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ وہاں کے حالات درست کرے۔ اگرچہ پہلے سے بہت بہتر ہیں مگر پھر بھی فسادی جگہ جگہ بغاوت شروع کرتے رہتے ہیں۔ مجموعی تعداد دو ہزار نو سو بیس (۲۹۲۰) ہے جہاں جماعتوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ مساجد میں ۹ کا اضافہ ہوا ہے۔ سیرالیون کی احمدیہ مساجد کی کل تعداد دو (۲) ہزار دو سو ستہتر (۲۷۷) ہے۔

لائبیریا (Liberia)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لائبیریا بھی ایک مشکل علاقہ ہے۔ یہاں بھی فساد ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں بھی ناساعد حالات میں ہمارے مبلغ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ دورانِ سال بڑے ناساعد حالات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶۱ (اکسٹھ) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ اور جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اور گیارہ (۱۱) ہزار سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ ۶۱ مساجد اپنے اماموں کے ساتھ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ اس اضافہ کے ساتھ مساجد کی کل تعداد ۱۰۶ تک ہو گئی ہے۔

زیمبیا (Zambia)

زیمبیا ایک ایسا ملک ہے جہاں گزشتہ سالہا سال سے ایک جمود طاری تھا اور ان کی سالانہ بیعتوں کی تعداد کبھی بھی دس (۱۰) سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔ یہاں گزشتہ سال ایک نئے مبلغ کا تقرر کیا گیا جنہوں نے اللہ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کام آگے بڑھایا اور باوجود شدید مخالفت کے ان کی امسال کی بیعتوں کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔

مڈغاسکر (Madagascar)

حضور نے فرمایا کہ ماریشس کے سپرد ایک جزیرہ مڈغاسکر ہے۔ ماریشس جماعت کو ہمسایہ ملک مڈغاسکر میں غیر معمولی کام کی توفیق ملی ہے۔ انہوں نے مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے وہاں تبلیغی وفود بھجوائے جنہیں اللہ کے فضل سے نمایاں کامیابی نصیب ہوئی۔ ۵۲ (باون) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ گزشتہ سال کی ۶۳۲ بیعتوں کے مقابل پر امسال چھ (۶) ہزار چار سو (۴۰۰) سے زائد بیعتیں انہوں نے حاصل کی ہیں۔

مڈغاسکر میں ہمارے تبلیغی وفود نے بہت تکلیف اُٹھا کر کام کیا ہے۔ وہاں کے مبلغ مشہود احمد طور لکھتے ہیں: مڈغاسکر کے ضلع ماناکار کے ایک تبلیغی دورہ کے دوران ہمیں 40 کلو میٹر ایریا میں 20 گاؤں میں پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ برسات کا موسم تھا۔ یہاں کا علاقہ مٹی کی پہاڑیوں پر مشتمل ہے سب گاؤں پہاڑیوں کے اوپر ہیں۔ ہم روزانہ بارش میں ننگے پاؤں (کیونکہ کیچڑ کی وجہ سے جوتا پہنا نہیں جا سکتا تھا) 8 کلو میٹر اور کبھی 4 کلو میٹر سفر کر کے پیغامِ حق پہنچاتے رہے اور اللہ کے فضل سے اس ضلع میں ۱۲۶۰ افراد نے احمدیت قبول کی اور ۱۷۔ دیہات میں احمدیت کا پودا لگا۔

اپنی تبلیغی مہمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مڈغاسکر میں دورانِ تبلیغ ہم نے مٹی کی ایک اونچی پہاڑی پر واقع گاؤں آندرانٹو تسارا میں جانے کے لئے ایک پگڈنڈی کا راستہ اختیار کیا۔ پگڈنڈی کے درمیان میں نالی ہونے کی وجہ سے چلنے کے لئے پاؤں کو جما کر رکھنا ممکن نہ تھا۔ اس نالی کے کناروں پر

دونوں طرف پاؤں ٹکاتے ہوئے اور ننگے پاؤں کیچڑ میں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے بالآخر ہم اس گاؤں تک پہنچ گئے اور گاؤں کے رئیس کا گھر پوچھ کر سیدھے اُس کے گھر پہنچے اور اپنی آمد کا مقصد بیان کیا۔ اس رئیس نے کہا: ٹھہرو، جو لوگ اس وقت گاؤں میں موجود ہیں، مَیں اُن سب کو بلا لیتا ہوں۔ چنانچہ پچاس کے قریب مرد و زن اکٹھے ہوگئے۔ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد اور جماعت کا تعارف کروایا۔ دورانِ تبلیغ ایک ساٹھ سالہ بزرگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ جب آپ لوگ اوپر کی طرف چڑھ رہے تھے تو میرے دل میں خیال گزرا کہ اتنی مشکل میں اور شام کے قریب جو لوگ آرہے ہیں جس مقصد کے لئے بھی آرہے ہیں ضرور سچے ہیں اور یہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اب آپ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ لوگ سچے ہیں۔ چنانچہ ان تمام لوگوں نے اسی وقت بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد رئیس کے والد صاحب رونے لگے اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے کہ اس سے قبل ہم سمجھ رہے تھے کہ اسلام یہاں سے اُٹھ گیا ہے۔ مگر آپ کے آنے سے ایسا لگ رہا ہے کہ اسلام دوبارہ زندہ ہوگیا ہے۔ اب آپ آتے رہیں اور ہمیں اسلام سکھاتے رہیں۔

جرمنی (Germany)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب مختصر ذکر جرمنی اور فرانس کا کرتا ہوں۔ یورپ میں جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں میں سب سے آگے بڑھا ہے۔ دورانِ سال سترہ سو (۱۷۰۰) سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔ بیعت کرنے والوں کا تعلق ۱۶۔ اقوام سے ہے۔ جماعت جرمنی نے بوزنیا، سلووینیا، میسڈونیا، KOSOVO، رومانیہ، بلغاریہ، چیک ری پبلک اور اٹلی میں بھی تبلیغی میدانوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

جماعت جرمنی کو الجیریا (ALGERIA) میں بھی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ جرمنی سے ایک مخلص احمدی الجیرین دوست وہاں وقف عارضی پر گئے اور اپنے قیام کے دوران ایک سو بارہ (۱۱۲) بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق پائی اور باقاعدہ وہاں نظام جماعت قائم کردیا گیا ہے۔

محمد احمد راشد صاحب سابق مبلغ ترکی حال جرمنی لکھتے ہیں: ایک تبلیغی سٹال پر ایک ترک فیملی سے رابطہ ہوا۔ بعد میں یہ دونوں میاں بیوی ہماری مسجد آئے۔ اس ترک خاتون نے جب ہمارے مبلغ کی اہلیہ کو دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے وہ کہنے لگیں۔ چند دن قبل میں نے ایک رؤیا میں خود آپ کو دیکھا تھا کہ آپ مجھے تبلیغ کر رہی ہیں۔ اس پر اُنہیں احمدیت کے متعلق معلومات دی گئیں۔ MTA پر انہوں نے اس عاجز کو بھی دیکھا۔ چند دن کے بعد یہ دوبارہ مسجد آئیں اور بتایا کہ گھر جانے کے بعد میں نے اپنے رنگ میں دعا کی کہ اے اللہ میرے لئے تو یہ ایک معمہ بن گیا ہے تو میری مدد کر۔ وہ شخص جس کو ٹیلی ویژن پر مَیں نے آج دیکھا ہے میری خوش قسمتی ہوگی کہ تو ان سے میری ملاقات کرادے۔ وہ خود بیان کرتی ہیں کہ ایک کشفی نظارہ میں مجھ سے اُن کی ملاقات ہوئی۔ چنانچہ اس رؤیا کے نتیجہ میں اس فیملی کے تین افراد نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کرلی۔

اشفاق احمد طاہر جرمنی بیان کرتے ہیں کہ جب وہ دعوت الی اللہ کے پروگرام کیلئے ہمبرگ مشن ہاؤس پہنچے تو معلوم ہوا کہ مربی صاحب کی بیٹی بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ مربی صاحب نے دورہ ملتوی کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کیا کہ ہم تبلیغ کیلئے کسی قریبی علاقے میں چلے جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایک ایسے علاقے کا انتخاب کیا جہاں ہمارا کوئی واقف نہ تھا۔ کسی نے ہماری بات نہ سُنی۔ آخر ایک بچہ نے ہمیں بتایا کہ اس کے والد صاحب ابھی بازار سے واپس آنے والے ہیں اس لئے آپ انتظار کریں۔ کچھ دیر بعد وہ دوست آگئے تین گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی۔ تبلیغ کے بعد میزبان دوست نے اپنے کنبہ کے چار افراد کے ہمراہ بیعت کی ان کے علاوہ ایک اور مہمان دوست نے بھی بیعت کرلی۔ بیعت کرنے کے بعد انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی تھی کہ دو آدمی کسی دینی کام کی غرض سے آئیں گے اور وہ ایک فارم دیں گے اور یہ کہ اس واقعہ کا ذکر وہ قبل ازیں اپنی اہلیہ سے بھی کر چکے تھے اور اسے کہہ چکے تھے کہ مہمان نوازی کیلئے تیار رہو۔ اور وہ دو دن سے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ ہم بغیر کسی ارادے کے اس جگہ پہنچے تھے۔ الحمد للہ خدا کی تقدیر ہمیں خود اس طرف لے کر آئی۔

فرانس (France)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ فرانس نے امسال مختلف شہروں میں ۱۹۴ تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت اور قربانی کو قبول فرمایا اور ان کی کوششوں کو توقعات سے بہت بڑھ کر پھل عطا کئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت فرانس بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی کر رہی ہے۔ جرمنی کے بعد یہ دوسری مغربی جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے نئے نئے پھل عطا کئے ہیں۔ ۱۳۷ بیعتیں وہاں ہو چکی ہیں جن کا تعلق ۲۱ ممالک سے ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں سے فرانس میں غیر معمولی بیداری ہے۔ اس بیداری کا اعتراف فرانس کی وزارت داخلہ کے ایک

ڈائریکٹر نے ان الفاظ میں کیا کہ پہلے تو لگتا تھا کہ جماعت احمدیہ کی گاڑی دو ہارس پاور کے انجن پر چل رہی ہے لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ ریس میں چلنے والی گاڑی کی طرح بہت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں! مارغسائی شہر میں ایک سال قبل صرف ایک احمدی خاتون تھیں۔اب یہاں اللہ کے فضل سے ۲۹ احمدیوں پر مشتمل جماعت قائم ہو چکی ہے۔

انڈونیشیا (Indonesia)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:انڈونیشیا جماعت کو امسال مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہاہے۔ بعض علاقوں میں مساجد پر حملے ہوئے اور گھروں کو جلایا گیا۔ بہت سے احمدی احباب زخمی بھی ہوئے اور شہادت کا پھل بھی ان کو عطا ہوا ہے۔ان تمام مخالفتوں کے باوجود انہوں نے اپنے تبلیغی پروگرام جاری رکھے اور دس(۱۰) ہزار سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق پائی۔۲۹ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔

امسال انہوں نے ۱۵ مساجد تعمیر کی ہیں ۔بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔۶ مساجد ان کو بنی بنائی عطا ہوئی ہیں ۔ یہاں مساجد کی کل تعداد تین سو دس(۳۱۰) ہو چکی ہے۔

بنگلہ دیش (Bangla Desh)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب مَیں بنگلہ دیش کا ذکر کرتا ہوں جو حیرت انگیز ہے۔ میری تمام توقعات سے بڑھ کر یہاں کامیابی کا پھل عطا ہوا ہے۔ جماعت بنگلہ دیش کو اس دفعہ بہت سے ابتلاء بھی درپیش تھے۔ بہت سی قربانیاں دینی پڑیں اور شدید ان کی دشمنی ہوئی۔ ان کے گھر جلائے گئے اور ان کے اموال لوٹے گئے ۔ان میں سے بہت سے شہید کئے گئے مگر اس کے باوجود انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور دن بدن آگے بڑھتے چلے گئے اور امسال ان کی بیعتوں کی تعداد بیس ہزار (۲۰ہزار) تک ہو چکی ہے۔ سات(۷) مقامات پر مساجد اور تبلیغی مراکز کے لئے قطعات خریدے گئے ہیں۔

ہندوستان میں تبلیغی منصوبہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب میں آخر پر ہندوستان میں تبلیغی منصوبے کا ذکر کرتا ہوں ۔ یہ ساری کوششیں جو ساری دنیا میں ہو رہی ہیں یہ ایک طرف اور ہندوستان میں ہونے والی تبلیغ ایک طرف۔ اور دونوں جس طرح دو گھوڑے Neck to neck جارہے ہوتے ہیں اس طرح اس دوڑ میں مسابقت کی روح میں دونوں پیش پیش ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہندوستان وہ جگہ ہے، جہاں خدا تعالیٰ نے آخرین کا پیغامبر بھیجا جو ہر مذہب کا نمائندہ بن کر آیا۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ۔

۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مَیں نے بھارت کی جماعتوں کو دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں توجہ دلائی تھی اور کہا تھا کہ:

”مَیں تمہیں بار بار بڑے عجز اور انکسار کے ساتھ اس اہم فریضے کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اٹھو اور شیروں کی طرح دندناتے ہوئے غازیوں کی طرح فتح کے ترانے گاتے ہوئے، تمام بھارت میں پھیل جاؤ۔“

نیز یہ کہا تھا کہ:

”خدا تعالیٰ نے احمدیت کے پیغام کے لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے جانشین کو قادیان کی بستی میں مامور فرمایا تھا اور ہندوستان کی سرزمین کو یہ اعزاز بخشا تھا۔ چاہئے کہ اس اعزاز کو آپ زندہ رکھیں، ہمیشہ اپنائے رکھیں اور کسی دوسرے کو اجازت نہ دیں کہ اس اعزاز کا جھنڈا وہ آپ کے ہاتھوں سے چھین کر غانا میں گاڑ دے، یا نائیجیریا میں گاڑ دے، یا گیمبیا میں گاڑ دے۔یہ آپ کی سعادت ہے، اسے اپنے بازو اور سینے سے چمٹائے رکھیں۔“

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کی جماعت نے اس آواز پر لبیک کہا اور اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کی بیعتوں کے مقابل پر صرف ہندوستان میں چار(۴) کروڑ پانچ(۵) لاکھ چھتیس(۳۶) ہزار سے زائد نفوس کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق مل چکی ہے۔

ان عظیم الشان فتوحات کے نتیجہ میں جس طرح مخالفین میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے، اُس سے وہاں کے اخباروں کے صفحوں کے صفحے سیاہ ہیں۔اور وہ جماعت کی ترقیات اور غیر معمولی کامیابیوں سے حسد کی آگ میں جل بھُن رہے ہیں اور لوگوں کو جماعت کے خلاف کارروائیوں پر اکساتے ہیں۔اِس کی چند مثالیں مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستانی مُلّاں تو کہتے ہیں کہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اب ان کے اپنے مولویوں کی زبان سے سن لیجئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اُتر پردیش نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں وہ برادران اسلام سے دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”اس وقت تک ہندوستان کے طول و عرض میں قادیانی مذہب میں شامل ہونے والوں کی تعداد آٹھ کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔ .... اگر یہی حالت رہی تو ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جس دن کوئی گاؤں، کوئی شہر، غرضیکہ کوئی بھی جگہ قادیانیوں سے خالی نہ ہو گی“۔ حضور نے فرمایا انشاءاللہ۔

ہفت روزہ ”نئی دنیا“ اپنی اشاعت ۲۲ر

تا ۲۸ /جون ۲۰۰۱ء میں لکھتا ہے:-
"یہ بات بہت ہی افسوس کے ساتھ لکھنی پڑ رہی ہے کہ ہمارے بڑے بڑے علمائے عظام کی کوششوں کے باوجود قادیانی دھرم بھارت میں روز بروز پھیلتا جارہا ہے۔"
پھر یہی ہفت روزہ مزید لکھتا ہے:-
"ایک سروے رپورٹ کے مطابق اب تک پورے بھارت میں پانچ کروڑ سادہ لوح مسلمان قادیانی جال میں پھنس چکے ہیں۔"
کُل ہند مجلس ختم نبوت دیوبند نے امتّ مسلمہ سے قادیانیوں کے خلاف صف آراء ہونے کی اپیل کی ہے۔ یہ اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ:
"قادیانی اب تک یوپی، راجھستان، بہار، بنگال، کرناٹک، آندھراپردیش کے علاقوں میں پانچ کروڑ سے زائد مسلمانوں کو قادیانی بنا چکے ہیں۔ مسلمان بھائیو! اٹھو اور مسلم قوم کے ایمان کو بچاؤ...... یہ جہاد کا وقت ہے۔"
روزنامہ "عوام" نیو دہلی، ۱۳/جون ۲۰۰۱ء کے شمارہ میں مجلس ائمہ مساجد کے سیکرٹری کی طرف سے ایک پریس ریلیز جاری ہوا ہے جس میں انہوں نے علمائے کرام دیوبند اور دہلی سے درخواست کی ہے کہ قادیانیوں کے خلاف ایک متحدہ جہاد چلایا جائے تاکہ ان کی ...... چالوں سے ہندوستانی مسلمانوں کو محفوظ رکھا جاسکے۔
حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ ناممکن ہے۔ خدا نے جو آواز پھیلانے کے لئے قائم کی ہے کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔
اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی یہ عبارت آپ کے سامنے رکھتا ہوں:-
"یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے مگر اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلاوے۔ اسلام کی برکتیں اب اِن مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رُک نہیں سکتیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا ہے: اَنَا الْفَتَّاحُ اَفْتَحُ لَكَ. تَرٰى نَصْرًا عَجِيْبًا وَيَخِرُّوْنَ عَلَى الْمَسَاجِدِ. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔" (تبلیغ رسالت۔ جلد دوم۔ صفحہ ۹۲)
ترجمہ:- مَیں فتّاح ہوں۔ مَیں تیری خاطر فتح کروں گا۔ تُو عجیب مدد دیکھے گا۔ وہ سجدہ گاہوں پر گر پڑیں گے۔ (یہ کہتے ہوئے کہ) اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے، یقیناً ہم ہی خطاکار تھے۔
حضور نے فرمایا کہ صوبائی امیر صاحب یوپی لکھتے ہیں کہ یوپی کے ضلع لاکھم پور (Lakhimpur) کے گاؤں "کرن پور" کے نومبایعین جلسہ سالانہ قادیان 2000ء میں شرکت کے بعد واپس آئے تو مولویوں نے شدید مخالفت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے خلاف انتہائی نازیبا کلمات استعمال کئے۔ نومبایعین نے کہا کہ جو تم سے ہو سکتا ہے، کر گزرو۔ ہم مرتے دم تک اب اس جماعت سے سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اس پر مخالفین نے بعض احمدیوں کو مارا پیٹا۔ اس پر نواحمدیوں نے کہا کہ اب خدا کی تقدیر تمہیں ضرور پکڑے گی۔ ۳۰/مئی ۲۰۰۱ء کو تمام مخالفین اپنے ایک عزیز کی شادی میں بذریعہ بس جارہے تھے کہ بس ریلوے کراسنگ پر ٹرین کی زد میں آگئی۔ ۲۰/افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ حادثہ اتنا بھیانک تھا کہ مرنے والوں کے اعضاء دُور دُور تک بکھر گئے اور ہاتھ اور سر جسم سے الگ ہوگئے۔ اس عبرتناک واقعہ کو دیکھ کر ارد گرد کے مزید پندرہ دیہات نے احمدیت میں داخل ہوئے۔
امان علی صاحب سرکل انچارج آسام تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کھولا بندہ میں شاہ جہاں علی صاحب معلم کا تقرر ہے۔ وہاں پر احمدیوں کو بہت تکلیف دی جارہی ہے۔ ایک مسجد شہید کردی گئی، معلم صاحب کو 100 کوڑے مارے گئے جس سے وہ بیہوش ہوگئے۔ اس پر مخالفین کے ایک لیڈر نے معلم صاحب کی ٹانگ کاٹنے کا حکم دیا۔ وہ ٹانگ تو نہیں کاٹ سکے لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ نشان دکھایا کہ جس شخص نے ٹانگ کاٹنے کا حکم دیا تھا، اُس کے ساتھیوں نے ہی اُس کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور بہت سے دوسرے افراد کو سزا ہوگئی۔ اس واقعہ کے نتیجے میں جو لوگ جماعت کو مٹانے کی کوشش میں تھے، انہوں نے احمدیت قبول کرلی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سات آٹھ نئی جماعتیں وہاں قائم ہو چکی ہیں۔

نومبایعین کا عزم

علاقہ گوداوری کی جماعت راجم پالم کے صدر شیخ لال احمد صاحب جو چند سال قبل ۱۳ جماعتوں کے ساتھ مع مساجد داخلِ احمدیت ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ عہد کیا کہ آخر دَم تک دعوت الی اللہ کرتا رہوں گا اور انشاء اللہ سو جماعتیں قائم کروں گا۔ الحمد للہ اُن کو اس کی توفیق ملی۔ دن رات تبلیغ میں مصروف رہے اور معلمین کو بیٹھنے نہیں دیتے تھے۔ باوجود اسّی سال کی عمر کے ہمیشہ دَورے پر رہتے تھے۔
حضور نے فرمایا کہ یہ تو ہندوستان کی جماعتوں کے حالات مَیں نے مختصر بیان کئے ہیں۔

بیعتوں کی مجموعی تعداد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی مجموعی تعداد آٹھ (۸) کروڑ دس (۱۰) لاکھ چھ (۶) ہزار

سات سو اکتیس(۱۳۱ ۷) ہے۔
حضور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکچر لدھیانہ میں تحریر فرماتے ہیں۔
"اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ میں اسی خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے اور باوجود اس شر اور طوفان کے جو مجھ پر اُٹھا اور جس کی جڑ اور ابتداء اسی شہر سے اُٹھی اور پھر دلی تک پہنچی مگر اس نے تمام طوفانوں اور ابتلاؤں میں مجھے صحیح و سالم اور کامیاب نکالا۔ اور مجھے ایسی حالت میں اس شہر میں لایا کہ تین لاکھ سے زیادہ مرد وزن میرے مبائعین میں داخل ہیں اور کوئی مہینہ نہیں گزرتا جس میں دو ہزار چار ہزار اور بعض اوقات پانچ ہزار اس سلسلہ میں داخل نہ ہوتے ہوں۔"
حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب اللہ کے فضل سے دو چار ہزار کے مقابل پر ہر ماہ احمدیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد ۶۶ لاکھ سے زائد ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-
"کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب مَیں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا۔ اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا۔ پھر بھی مَیں ان صدمات سے بچ جاؤں گا؟ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ اے لوگو! کبھی تو خدا سے شرم کرو! کیا اس کی نظیر کسی مفتری کی سوانح میں پیش کر سکتے ہو؟ (حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۲۔ صفحہ ۲۶۳)
حضور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس درخت کے سایہ کے نیچے تین لاکھ نہیں، بلکہ پندرہ کروڑ سے زائد انسان آرام کر رہے ہیں۔
حضور نے فرمایا اب مَیں آخری اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آپ کے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔
"مَیں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری فتح ہے اور جہاں تک مَیں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کی تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرف اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟
(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)
حضور نے فرمایا کہ اس اقتباس کے ساتھ ہی اس خطاب کو ختم کرتا ہوں لیکن سب سے آخر پر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔
حضور نے فرمایا کہ اب دعا کر لیں اور سب سے زیادہ دعا میں پاکستان کے اپنے مظلوم بھائیوں کو یاد رکھیں۔۔ یہ جتنی کامیابیاں ہو رہی ہیں ہمارے مظلوم احمدیوں کی قربانیوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہیں۔ یہ قربانیاں انہوں نے پاکستان کی جیلوں میں دیں اور اس کی گلیوں میں دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کو قبول فرمایا۔ پس ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے حالات کو بدل دے۔ اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خیریت سے واپس پاکستان لے جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے اپنی کامیابیوں کو دیکھیں اور مُلّاؤں کا جو حشر وہاں ہو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا حشر ہو گا۔ مگر مَیں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہت منتقم خدا ہے۔ وہ بہت بُرا حشر کرنے والا ہے۔ اس لئے دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔
اس کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر پر سوز اجتماعی دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدی بھی شامل ہوئے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے اور اس کے ساتھ ہی جلسہ کے دوسرے روز کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

عالم روحانی کے نوادرات

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منفرد انداز

سید المطہرین حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی اور دائمی معجزہ وہ عظیم الشان اخلاقی اور روحانی انقلاب ہے جو آپ نے دنیا میں برپا کر دکھایا۔ جو عرب سے پھوٹا اور پھر کل عالم اس چشمہ سے سیراب ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس انقلاب کو لاثانی قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

"لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبانوں پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔"

(برکات الدعاء صفحہ 11)

"وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہر ایک نے ایک تازہ زندگی پالی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اٹھے تھے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 205)

یہ وہ لوگ تھے جو صرف زندگی پانے والے نہیں زندگیاں دینے والے بن گئے اور ہر آنے والی نسل کی روحانی حیات کا معیار اور محک ٹھہرائے گئے۔

ہر صلاحیت کے پاک استعمال میں اور زندگی کے ہر شعبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ایسے حیرت انگیز نمونے چھوڑے ہیں کہ وہ روحانی دنیا کا ورثہ بلکہ نوادرات کہلانے کے مستحق ہیں کیونکہ ان کی مثالیں کم کم اور ان نقوش پر چلنے والے شاذ ہیں۔ ہاں صرف وہی جن کو خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس راہ پر چلائے اور دستگیری فرمائے۔

آیئے صحابہؓ رسول اللہؐ کی پاک زندگیوں کے بعض عجائبات کا نظارہ کریں جو عام طور پر نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔

ڈر سے نہیں

حضرت ولید بن ولید جو خالدؓ بن ولید کے بھائی تھے بدر کی جنگ میں کفار کی طرف سے شامل ہوئے اور قید ہو گئے۔ ان کے بھائی خالدؓ بن ولید اور ہشام بن ولید ان کو چھڑانے کے لئے مدینہ آئے۔ فدیہ میں والد کی چیزیں دیں اور ان کو رہا کروایا۔ بھائیوں کے ساتھ مدینہ سے نکلے مگر ذوالحلیفہ (جو مدینہ سے 6 میل کے فاصلے پر میقات ہے) پہنچ کر واپس بھاگ کر مدینہ آئے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

دوبارہ جب خالد بن ولید سے ان کی ملاقات ہوئی تو خالد نے کہا جب تم نے اسلام قبول کرنا ہی تھا تو فدیہ سے پہلے کیوں نہ مسلمان ہو گئے۔ والد کی نشانیاں فدیہ میں دے کر ضائع کر دیں۔ حضرت ولیدؓ نے فرمایا میں اپنی قوم کے دیگر لوگوں کی طرح فدیہ دے کر مسلمان ہونا چاہتا تھا تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ ولید فدیہ دینے کے ڈر سے مسلمان ہو گیا۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 131)

اسلامی لشکر میں

حضرت عبداللہؓ بن سہیل ظہور اسلام کے ابتدائی زمانے میں مسلمان ہوئے اور قریش کے مظالم سے بچنے کے لئے ہجرت حبشہ میں شمولیت کی توفیق پائی۔ حبشہ سے واپس آئے تو والد سہیل بن عمرو نے دوبارہ مذہب تبدیل کرانے کے لئے بڑی شدومد سے کوشش شروع کر دی اور قید کر دیا اور مدینہ نہ جا سکے۔

قریش کا لشکر جب بدر کی جنگ کے لئے نکلا تو حضرت عبداللہؓ بھی مصلحت کے تحت اس میں شامل ہو گئے۔ ان کے والد کو اطمینان تھا کہ بیٹے نے مذہب تبدیل کر لیا ہے مگر جب جنگ کی تیاری شروع ہوئی تو عبداللہؓ موقع پر نکل گئے اور اسلامی فوج میں شامل ہو گئے۔ ان کے والد پر حقیقت حال واضح ہوئی مگر اب تیر کمان سے نکل چکا تھا اور پروانہ اپنی شمع کے گرد چکر لگا رہا تھا۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 406)

فتح مکہ کے موقع پر سہیل بن عمرو کا نام مجرموں کی فہرست میں تھا۔ انہوں نے گھر میں گھس کر کواڑ بند کر لئے اور اپنے بیٹے کو پیغام بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری جان بخشی کراؤ۔ چنانچہ عبداللہ کی درخواست پر حضورؐ نے انہیں امان عطا فرمائی۔ اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر حضرت سہیل بن عمرو نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ نے حنین کے مال غنیمت میں سے انہیں سو اونٹ عطا فرمائے۔

(مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 281)

روئی نکالی تو

حضرت طفیل بن عمروؓ یمن کے قبیلہ دوس کے رئیس تھے۔ مکہ آئے تو قریش کے بہکانے پر

کانوں میں روئی ڈال کر پھرتے رہے مگر ایک دن کانوں سے روئی نکالی اور حضورؐ اقدس کی زبان مبارک سے قرآن سنا تو کایا پلٹ گئی۔

اسلام لانے کے بعد حضورؐ سے عرض کی قوم میں واپس جا کر دعوت حق دینا چاہتا ہوں میرے لئے دعا کیجئے۔ حضورؐ نے دعاؤں سے رخصت فرمایا۔ واپس یمن پہنچے تو والد ملنے آئے۔ آپ نے فرمایا اب میں اسلام قبول کر چکا ہوں۔ آپ سے میرا کوئی واسطہ نہیں رہا۔ والد نے کہا کہ جو تمہارا دین وہی میرا ہے ایسا ہی مکالمہ بیوی سے ہوا اور دونوں مسلمان ہو گئے۔ مگر اہل قبیلہ پر تبلیغ کا کوئی اثر نہ ہوا۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ حضورؐ نے دعا کی اے خدا دوس کو ہدایت دے اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔ نیز حضرت طفیل کو ہدایت کی کہ نرمی اور آشتی کے ساتھ اسلام کی طرف مائل کرو۔

حضورؐ کی دعاؤں کے جلو میں واپس لوٹے اور انہی کی برکت سے چند دنوں میں قبیلہ کی بڑی تعداد اسلام کی آغوش میں داخل ہو گئی۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 237)

مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ جو دکھ اٹھا رہے تھے وہ حضرت طفیل اور ان کے قبیلہ کے لئے ناقابل برداشت تھے۔ قبیلہ دوس یمن کا ایک نہایت مضبوط قلعہ تھا۔ حضرت طفیل بن عمروؓ نے حضورؐ کو یمن تشریف لانے کی دعوت دی اور آپؐ کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کی۔ مگر ابھی خدا کی طرف سے ہجرت کا اذن نہ ہوا تھا اس لئے حضورؐ نے یہ پیشکش قبول نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ مدینہ کو ہجرت گاہ رسولؐ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی ان قاتل نفسہ لا یکفر)

سچا خواب

حضرت خالد بن سعیدؓ نے ایک خواب کی بنا پر اسلام قبول کیا۔ دعوت اسلام کے ابتدائی زمانہ میں انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک آتشیں غار کے کنارے کھڑے ہیں اور ان کے والد انہیں اس غار میں دھکیل رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کمر سے پکڑ کر روک رہے ہیں۔ اس نظارے سے گھبرا کر آنکھ کھل گئی اور بے ساختہ زبان سے نکل گیا خدا کی قسم یہ خواب ضرور سچا ہے۔

حضرت خالدؓ نے یہ خواب حضرت ابو بکرؓ سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا تم ایک دن ضرور اسلام قبول کرو گے۔ اس لئے میرا تمہیں دوستانہ مشورہ یہ ہے کہ تم فوراً حلقہ بگوش اسلام ہو جاؤ۔ تمہارے والد کفر کی آتشیں غار میں گریں گے مگر تمہارا اسلام تمہیں بچا لے گا۔ چنانچہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپؐ کا پیغام کیا ہے۔ فرمایا صرف خدائے واحد کی عبادت کرو۔ مجھے اس کا بندہ اور رسول مانو۔ اور ان پتھروں کی عبادت چھوڑ دو جو تمہارے کسی نفع اور نقصان پر قدرت نہیں رکھتے۔ حتی کہ اس سے بھی لاعلم ہیں کہ کون ان کی پرستش کرتا ہے۔ یہ پاکیزہ تعلیمات سن کر ان کے دل نے صداقت کا اثر قبول کیا اور کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گئے۔

(مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 248)

خواہش ثواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ بدر کے لئے مدینہ سے نکلے تو سواریاں بہت کم تھیں۔ تین تین آدمیوں کے حصہ ایک ایک اونٹ آیا۔ آنحضرتؐ خود بھی اس تقسیم میں شامل تھے اور آپؐ کے حصہ میں جو اونٹ آیا اس میں آپؐ کے ساتھ حضرت علیؓ اور حضرت ابو لبابہؓ بھی شریک تھے اور سب باری باری سوار ہوئے۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی باری آتی تو دونوں جان نثار عرض کرتے یا رسول اللہؐ آپ سوار رہیں ہم پیدل چلیں گے مگر آپؐ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ پیدل چلنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے مستغنی ہوں۔

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 411)

سوار ہو جاؤ یا

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ ایک مرتبہ سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضورؐ نے اپنی سواری بٹھا دی اور اتر کر فرمایا اب تم سوار ہو جاؤ۔ عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں آپؐ کی سواری پر سوار ہو جاؤں اور آپؐ پیدل۔ حضورؐ نے پھر وہی ارشاد فرمایا اور غلام کی طرف سے وہی جواب تھا۔ حضورؐ نے پھر اصرار فرمایا تو اطاعت کے خیال سے سواری پر سوار ہو گئے اور حضورؐ نے سواری کی باگ پکڑ کر اس کو چلانا شروع کر دیا۔

(کتاب الولاۃ کندی بحوالہ سیر المہاجرین حصہ 2 صفحہ 238)

بے ادبی کا خوف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو منشائے الٰہی کے تحت حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر میں قیام فرمایا اور چھ ماہ تک انہیں حضورؐ کی میزبانی کی تاریخی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے مکان کے اوپر نیچے دو حصے تھے۔ انہوں نے ادب کے خیال سے اوپر کا حصہ حضورؐ کے لئے مخصوص کیا لیکن حضورؐ نے اپنی اور زائرین کی آسانی کی خاطر نیچے کا حصہ پسند فرمایا۔

ایک دفعہ اتفاق سے اوپر والے حصے میں پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا۔ چھت معمولی تھی۔ ڈر تھا کہ پانی نیچے ٹپکے گا اور حضورؐ کو تکلیف ہو گی۔ گھر میں میاں بیوی کے اوڑھنے کے لئے ایک ہی لحاف تھا۔ انہوں نے وہی لحاف پانی پر ڈال دیا تاکہ پانی جذب ہو جائے اور حضورؐ کو زحمت نہ ہو۔ مگر یہ خیال انہیں مسلسل بے چین رکھتا تھا کہ وہ

اوپر ہیں اور حضورؐ نیچے ہیں۔ اسی خیال نے ایک رات دونوں میاں بیوی کو شب بھر بیدار رکھا اور بے ادبی کے خوف سے کونوں میں بیٹھ کر رات بسر کی۔ صبح حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی کیفیت بیان کی تو حضورؐ بالاخانہ پر تشریف لے گئے۔ حضرت علیؓ نے جب مرکز خلافت کوفہ منتقل کیا تو حضرت ابوایوب انصاریؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا۔
(اصابہ جلد1 صفحہ 404)

جس طرح آپ نے گھر خالی کیا تھا

حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں حضرت ابن عباس بصرہ کے گورنر تھے۔ اسی زمانہ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ ان سے ملنے کے لئے گئے تو حضرت ابن عباس نے فرمایا میں چاہتا ہوں جس طرح آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے لئے اپنا گھر پیش کر دیا تھا میں بھی آپ کے لئے اپنا گھر خالی کر دوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے تمام اہل و عیال کو دوسرے مکان میں منتقل کر دیا اور مکان مع تمام ساز و سامان حضرت ابوایوب انصاری کی نذر کر دیا۔
(سیر انصار جلد اول صفحہ 113)

آپ اسی برس کی عمر میں اس فوج میں شامل تھے جس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فتح کی بشارت دی تھی اور آپ بھی اس خوشخبری کے پورا کرنے کے لئے جہاد میں معروف تھے مگر بیمار ہو کر شہادت پائی اور وصیت کی کہ دشمن کی سرزمین میں جہاں تک جاسکو میری نعش لے جا کر دفن کرنا۔ چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی اور قسطنطنیہ کی دیواروں کے نیچے انہیں دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار آج بھی قسطنطنیہ کی فصیل کے قریب ہے۔
(طبقات ابن سعد جلد3 صفحہ 484)

اعزاز

ہجرت مدینہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کا شرف تو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو حاصل ہوا مگر حضورؐ کی اونٹنی حضرت اسعد بن زرارہ کی مہمان بنی۔
(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 237)

مسجد نبویؐ کی زمین

مسجد نبویؐ کی تعمیر کے لئے جو جگہ تجویز ہوئی تھی وہ سہل اور سہیل نامی دو یتیم بچوں کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی زیر تربیت پرورش پاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زمین لینا چاہی تو ان یتیموں نے قیمت لینے سے انکار کر دیا مگر حضور نے قیمت ادا فرمائی۔
(بخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسعد بن زرارہ نے اس زمین کے بدلہ میں اپنا ایک باغ ان یتیموں کو دے دیا تھا۔
(زرقانی جلد1 صفحہ 364)

ہجرت کے بعد سب سے پہلے فوت ہونے والے صحابی حضرت اسعد بن زرارہ ہی تھے اور اس لحاظ سے ہجرت کے بعد سب سے پہلی نماز جنازہ انہی کی پڑھی گئی۔
(الاصابہ جلد1 صفحہ 50)

مسجد فتح

مدینہ منورہ میں اب جہاں مسجد فتح ہے وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے دوران تین دن تک خاص دعا کی تھی۔ چوتھے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کی اطلاع ملی تو چہرہ مبارک پر بشارت کی موجیں دوڑنے لگیں۔ اسی یادگار میں اسی جگہ مسجد فتح تعمیر کی گئی۔ حضرت جابرؓ نے یہ واقعہ دیکھا تھا۔ چنانچہ جب کوئی مشکل پیش آتی تو وہیں تشریف لے جاتے اور اسی خاص وقت میں (جب آنحضورؐ کو قبولیت کی بشارت ملی تھی) دعا کرتے اور قبولیت دعا کی بشارت ساتھ لاتے۔
(مسند احمد بن حنبل جلد3 صفحہ 332)

مدینہ کا عاشق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ ہمیشہ اس کو پانی دیتے رہتے تھے تاکہ خشک نہ ہو جائے۔
(اسد الغابہ جلد3 صفحہ 227)

آپ کو مدینۃ الرسولؐ سے اس درجہ محبت تھی کہ سخت تنگی کی حالت میں بھی وہاں سے نکلنا گوارا نہ تھا۔ ایک مرتبہ آپ کی ایک لونڈی نے بدحالی کی شکایت کی اور مدینہ سے جانے کی اجازت مانگی تو فرمایا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مدینہ کے مصائب پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا"
(مسند احمد جلد2 صفحہ 113)

خدا کی خاطر دھوکا

حضرت ابن عمرؓ حکم ربانی کے مطابق ہمیشہ اپنی پسندیدہ چیزوں کو راہ خدا میں خرچ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ جو غلام آپ کو پسند ہوتا اسے خدا کے لئے آزاد کر دیتے اور آپ کی نظر میں پسندیدگی کا معیار عبادت گزاری تھی۔ غلام اس راز کو سمجھ گئے تھے۔ اس لئے مسجدوں کے ہو رہتے۔ حضرت ابن عمرؓ ان کے ذوق عبادت کو دیکھ کر خوش ہوتے اور آزاد کر دیتے۔ آپ کے احباب مشورہ دیتے کہ آپ کے غلام آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور صرف آزادی کے لئے یہ دینداری دکھاتے ہیں۔ آپ فرماتے من خد عنابالله انخد عنالہ جو شخص ہمیں خدا کے نام پر دھوکہ دیتا ہے ہم خدا کی خاطر وہ دھوکا کھا لیتے ہیں۔
(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 167)

چورن کی کیا ضرورت ہے

حضرت ابن عمر کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص چورن ان کی خدمت میں لایا۔ پوچھا کیا ہے۔ کہنے لگا اگر کھانا ہضم نہ ہو تو اس سے ہضم ہو جاتا ہے۔ فرمایا مجھے اس کی کیا ضرورت ہے میں نے تو مہینوں سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 149)

بھوکے سو رہے

حضرت ابوذر غفاری ؓ پڑوسیوں اور مہمانوں کی بہت ہی خدمت کیا کرتے تھے۔ دودھ دوہ کر پہلے ان کو پلاتے۔ ایک مرتبہ دودھ اور کھجوریں لے کر پڑوسیوں اور مہمانوں کے سامنے پیش کیں اور پھر معذرت کرنے لگے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں اگر ہوتا تو ضرور پیش کرتا۔ چنانچہ جو کچھ تھا سب دوسروں کو کھلا دیا اور خود بھوکے سو رہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 235)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا تھا "میری امت میں ابوذر میں عیسٰی بن مریم جیسا زہد ہے۔"

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 187)

اسی لئے امت میں مسیح الاسلام کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ (سیر الصحابہ حصہ سوم صفحہ 66)

متبرک بال

حضرت خالد بن ولید ؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ایک ٹوپی میں سلوا لئے تھے اور اسے پہن کر میدان جنگ میں جاتے تھے۔ یرموک کی جنگ میں یہ ٹوپی کہیں گر گئی تھی۔ حضرت خالد بہت پریشان ہوئے اور آخر بڑی تلاش اور جستجو کے بعد وہ ٹوپی مل گئی۔

(اصابہ جلد 1 صفحہ 414)

رسول اللہ کا بال

حضرت انس ؓ بن مالک دس برس کی عمر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر دس سال تک پوری وفا کے ساتھ بارگاہ نبوی میں خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ بصرہ میں فوت ہونے والے آخری صحابی تھے۔ وفات کا وقت قریب آیا تو اپنے شاگرد ثابت بنانی سے فرمایا "میری زبان کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک رکھ دو۔" حکم کی تعمیل ہوئی اور اسی حال میں یہ عاشق رسول اپنے محبوب سے جا ملا۔

(اصابہ جلد 1 صفحہ 84)

فتح و شہادت کی تمنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا "کتنے ہی پراگندہ اور غبار آلودہ بالوں والے ایسے ہوتے ہیں جن کی کوئی پرواہ نہیں کرتا لیکن اگر وہ خدا پر قسم کھا کر کوئی بات کہہ دیں تو اللہ تعالیٰ وہ ضرور ہی پوری کرتا ہے اور انہی لوگوں میں سے ایک براء بن مالک بھی ہیں"۔

(اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 173)

حضرت براء بن مالک ؓ 20ھ میں ایرانیوں کے ساتھ ہونے والے معرکہ تستر میں ایک حصہ کے سالار تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے بہت اچھی آواز بھی عطا کی تھی اور اکثر شعر گنگناتے رہتے تھے۔ یہ جنگ ابھی جاری تھی کہ حضرت انس ؓ ان کے پاس گئے تو دیکھا کہ حضرت براء ؓ شعر پڑھ رہے ہیں۔ حضرت انس ؓ نے اس سے روکا تو فرمایا شاید تمہیں خوف ہے کہ کہیں بستر پر میرا دم نہ نکل جائے۔ میں خدا سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کرے گا۔

اسی تستر کی لڑائی میں ایک دفعہ دشمنوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا تو مسلمان حضرت براء ؓ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ کو حضور ؐ نے بشارت دے رکھی ہے۔ آپ ہماری فتح کی قسم کھائیں۔ آپ نے خدا کے حضور عرض کیا اے خدا میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ مسلمانوں کو فتح دے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما۔ اس کے بعد فوج کو لے کر خود حملہ کیا اور نہایت جوش سے لڑائی کرتے ہوئے دشمن کے قلعے میں داخل ہو گئے۔ مسلمانوں کی فتح ہوئی اور حضرت براء ؓ اپنے آقا کے قدموں میں پہنچ گئے۔ (الاستیعاب)

بارہ ہزار دفعہ تسبیح

حضرت ابو ہریرہ ؓ روزانہ بارہ ہزار دفعہ تسبیح کیا کرتے تھے۔ فرماتے تھے بقدر گناہ تسبیح کرتا ہوں۔ مضارب بن جزء بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات کو باہر نکلا تو ذکر الٰہی کی بلند آواز سنی۔ قریب جا کر دیکھا تو ابو ہریرہ تھے۔ میں قریب گیا اور وجہ پوچھی تو فرمایا کہ خدا کا شکر ادا کر رہا ہوں۔

(اصابہ جلد 4 صفحہ 207)

ستر برس کا مجاہد

حضرت ابو طلحہ ؓ ستر سال کے تھے۔ ایک دن سورۃ توبہ کی تلاوت کر رہے تھے کہ آیت انفروا خفافا وثقالا پر پہنچے۔ دل میں ولولہ جہاد نے جوش مارا۔ گھر والوں سے کہا خدا نے بوڑھے اور جوان سب پر جہاد فرض کیا ہے۔ میں بھی جہاد پر جانا چاہتا ہوں۔ سفر کا انتظام کرو۔ آپ بڑھاپے میں کثرت سے روزے رکھنے کے باعث نہایت نحیف اور لاغر ہو چکے تھے۔ گھر والوں نے کہا خدا آپ پر رحم کرے۔ آپ عہد نبوی ؐ کے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ آپ نے ابو بکر ؓ اور عمر ؓ کے عہد میں مسلسل جہاد کیا۔ کیا اب بھی جہاد کی حرص باقی ہے۔ آپ گھر میں بیٹھیں۔ ہم آپ کی طرف سے جہاد میں شامل ہوں گے۔ مگر شہادت کا شوق حضرت ابو طلحہ ؓ کو مسلسل ابھار رہا تھا۔ گھر والوں نے سامان سفر درست کیا اور ستر برس کا یہ بوڑھا مجاہد خدا کا نام لے کر چل کھڑا ہوا۔

یہ بحری جنگ تھی اور اسلامی بیڑہ روانہ ہونے والا تھا۔ حضرت ابو طلحہؓ جہاز پر سوار ہوئے اور لڑائی ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ وقت آخر آ پہنچا اور ان کی روح عالم قدس کو پرواز کر گئی۔ بحری سفر تھا۔ زمین کہیں نظر نہ آتی تھی۔ ہوا کے جھونکے جہاز کو نامعلوم سمت میں لئے جا رہے تھے۔ اس مجاہد فی سبیل اللہ کی لاش غربت کی حالت میں جہاز کے تختہ پر بے گور و کفن پڑی رہی۔ آخر ساتویں روز جہاز خشکی پر پہنچا۔ اس وقت لوگوں نے لاش کو ایک جزیرہ میں اتر کر دفن کیا۔ خدا کی قدرت سے لاش بعینہٖ صحیح و سالم تھی۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 507)

محبت کعبہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو خانہ کعبہ کو قبلہ بنانے اور اس طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس سے پہلے آپ بیت المقدس کی طرف رخ کرتے تھے۔ مورخین کہتے ہیں کہ آغاز اسلام میں پہلا فرد جس نے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی حضرت براء بن معرورؓ ہیں۔

حضرت براء بن معرورؓ انصار مدینہ میں سے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اس وقت تک مسلمان کعبہ کی طرف نہیں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس صورت میں اہل مدینہ کی پشت حالت نماز میں کعبہ کی طرف ہو جاتی تھی۔ اس وجہ سے حضرت براءؓ نے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اسی دوران مکہ آئے تو حضورؐ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام لانے کی توفیق دی۔ میری خواہش ہے کہ میں کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھوں مگر میرے ساتھی اس کے خلاف ہیں۔ فرمایا اگر کچھ دن صبر کرو تو شاید کعبہ ہی قبلہ قرار پائے۔ چنانچہ حضرت براءؓ نے بھی کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔

حضورؐ کے مدینہ تشریف لانے سے ایک ماہ قبل حضرت براءؓ وفات پا گئے۔ اس طرح آپ انصار میں سے فوت ہونے والے پہلے فرد ہیں۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے قبر میں کعبہ کے رخ لٹایا جائے۔ نیز اپنے مال کا 1/3 حصہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرنے کی وصیت کی۔

حضورؐ جب مدینہ تشریف لائے تو صحابہؓ کو لے کر حضرت براءؓ کی قبر پر آئے اور نماز جنازہ پڑھائی اور جس مال کے متعلق حضرت براءؓ نے وصیت کی تھی اسے قبول فرما کر ان کے لڑکوں کو واپس کر دیا۔

(اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 173)

شجر کاری

حضرت ابو الدرداءؓ دمشق کی مسجد میں خود اپنے ہاتھ سے درخت لگاتے تھے۔ لوگ دیکھتے تو تعجب کرتے کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم دربار نبوت کا تربیت یافتہ اور امام مسجد ہو کر اپنے ہاتھ سے ایسے چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں لیکن ان کو اس کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ ایک شخص نے ان کو اس حال میں دیکھا تو بڑے تعجب سے کہا کہ آپ یہ کام کرتے ہیں حالانکہ آپ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں۔ حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو آدمی کوئی پودا لگاتا ہے اور پھر اس سے انسان اور جانور کھاتا ہے تو وہ اس آدمی کے حق میں لکھا جاتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 444)

آپ کا قبیلہ بہتر ہے

حضرت نعیم النحامؓ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ ان کے لقب کی وجہ یہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں نعیم کی نحمہ یعنی آواز سنی ہے۔ اس وقت سے ان کا لقب نحام پڑ گیا۔

آپ اپنے قبیلہ بنو عدی کی بیواؤں اور یتیموں کی بڑی توجہ سے نگہداشت کرتے تھے۔ جب مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو وہی بیوائیں اور یتیم اکٹھے ہو کر آئے اور درخواست کی کہ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں۔ جس مذہب کو چاہیں قبول کریں مگر یہاں سے نہ جائیں۔ کوئی شخص آپ سے تعرض نہیں کر سکتا جب تک ہماری جانیں قربان نہ ہو جائیں آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ حضرت نعیم ان کی وجہ سے ابتدائی دور میں ہجرت نہ کر سکے۔

6ھ میں حضرت نعیم اپنے چالیس اہل خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو حضورؐ نے گلے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا "نعیم تمہارا قبیلہ تمہارے حق میں میرے قبیلہ سے بہتر تھا۔ میری قوم نے تو مجھے نکال دیا مگر تمہاری قوم نے تمہیں ٹھہرائے رکھا"۔ عرض کیا "یا رسول اللہؐ آپ کا قبیلہ بہتر تھا۔ آپؐ کی قوم نے آپؐ کو ہجرت پر آمادہ کیا اور میری قوم نے مجھے اس شرف سے محروم رکھا۔

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 32)

والدہ کی فرمائش پر

حضرت اسامہؓ کے پاس کھجور کے کئی درخت تھے۔ ایک دفعہ کھجور کے درختوں کی قیمت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ انہی ایام میں حضرت اسامہؓ نے ایک درخت کاٹا کھوکھلا کر کے اس کا مغز نکالا اور اپنی والدہ کو کھلایا۔ لوگوں نے حضرت اسامہؓ سے کہا ان دنوں کھجور کی قیمت بہت چڑھی ہوئی ہے۔ آپ نے ایسا کر کے قیمت گرا دی ہے۔ فرمایا یہ میری والدہ کی فرمائش تھی اور وہ جس چیز کا مطالبہ کرتی ہے اگر وہ میرے بس میں ہو تو میں ضرور پوری کرتا ہوں۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 71)

میرا بھائی ہے

ایک شخص حضرت سلمان فارسیؓ کے ہاں گیا تو دیکھا کہ وہ آٹا گوندھ رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ خادم کہاں ہے۔ فرمایا کسی کام سے بھیجا ہے۔ مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ دو دو کاموں کا بوجھ اس پر ڈالوں۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 90)

حضرت ابوالدرداءؓ ایک جگہ سے گزر رہے تھے کہ دیکھا لوگ ایک شخص کو گالیاں دے رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس نے کوئی گناہ کیا تھا۔ حضرت ابوالدرداء نے لوگوں سے کہا ایک شخص کنویں میں گرے تو اس کو نکالنا چاہئے۔ گالیاں دینے سے کیا فائدہ؟ اسی کو غنیمت سمجھو کہ تم اس تکلیف سے محفوظ رہے ہو۔ لوگوں نے پوچھا آپ اس شخص کو برا نہیں سمجھتے۔ فرمایا اس شخص میں طبعاً تو کوئی برائی نہیں البتہ اس کا یہ عمل برا ہے۔ جب چھوڑ دے گا تو پھر یہ میرا بھائی ہے۔

(کنزالعمال جلد 2 صفحہ 174)

آخر پر جدائی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہو رہی تھی۔ حضرت علیؓ دوسرے صحابہ کے ساتھ جسد مبارک کو قبر میں رکھ کر نکلے تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے اپنی انگوٹھی قبر میں گرا دی اور کہنے لگے میری انگوٹھی! حضرت علیؓ نے فرمایا جا کر نکال لیں۔

حضرت مغیرہ قبر مبارک میں اترے۔ حضورؐ کے مقدس پاؤں کو ہاتھ سے مس کیا۔ پھر فرمایا مٹی ڈالنا شروع کریں۔ چنانچہ جب مٹی ان کی پنڈلیوں کے نصف تک بلند ہو گئی تو وہ باہر نکل آئے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سب سے آخر پر رسول کریمؐ سے جدا ہوا ہوں۔

(طبقات ابن سعد جلد 2 صفحہ 302)

روحانی دنیا کے یہ چاند اور ستارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نور سے منور ہوئے ہیں۔ اسی کا فیض۔ اسی کی قوت قدسیہ ہے۔ اسی کی سچی اتباع ہے جو ذروں کو آفتاب اور خاک کو ثریا بنا دیتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر شان بزرگ ہے اور اس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجے پر روشن تاثیریں ہیں جس کا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے۔ کسی کو عارف کے درجے تک پہنچاتا ہے۔ کسی کو آیت اللہ اور حجت اللہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے اور محامد الٰہیہ کا مورد ٹھہراتا ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 270)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ ۱۱

کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعت ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمام حجت کا زمانہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ 1400 سال پہلے جو نعمت تمام ہوئی تھی اور جو دین کامل ہوا تھا اب اس دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا بہت بڑا کام ہے۔ اس راہ میں بڑی مشکلات ہیں مگر خدا کا دامن پکڑنے والے ہرگز محتاج نہیں ہوتے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدا ہی کا سلسلہ ہے جو دشمنوں کی مخالفت میں پلتا اور بڑھتا ہے۔ جماعت کی صداقت کا ایک بڑا نشان یہ ہے کہ یہ مخالفت کے باوجود بڑھتی ہے۔ انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت کو بعض نصائح بھی پڑھ کر سنائیں اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔ 23 اپریل 1999ء)